اکیسواں اجلاس

خفیہ

ایوان میں پیش کئے جانے سے قبل اشاعت کی اجازت نہیں ہے

صوبائی اسمبلی پنجاب

بروز منگل 7 دسمبر 2010

فہرست نشان زدہ سوالات اور جوابات

بابت

محکمہ زراعت

محکمہ زراعت توسیع ونگ میں سروس رولز کی تفصیلات

***1634: میاں شفیع محمد:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ زراعت توسیع ونگ میں سروس رولز کے مطابق زراعت آفیسر کا سکیل اور تعلیمی قابلیت کیا ہے، وقت کے ساتھ ساتھ کس سکیل میں ترقی پاتا ہے اور کتنے عرصہ کے بعد اسے پہلی مرتبہ ترقی ملتی ہے؟

(ب) کتنے زراعت افسران نے اپنی ملازمت کے دوران دو مرتبہ ترقی حاصل کی ہے 1997 کے بعد اب تک کس کس زراعت آفیسر نے دوسری دفعہ ترقی حاصل کی ہے؟

(ج) کتنے زراعت افسران نے اپنی ملازمت کے دوران سکیل نمبر 18 حاصل کیا ہے اگر کیا ہے تو تفصیل بیان کی جائے؟

(د) کتنے کلرک محکمہ زراعت توسیع میں 1997 کے بعد سکیل 18 میں پروموٹ ہوئے ہیں ان کی تعلیمی قابلیت کیا ہے؟

(ہ) کیا حکومت براہ راست بھرتیاں بند کر کے پروموشن کے ذریعے تمام اسامیاں پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

(و) محکمہ زراعت توسیع ونگ میں براہ راست 18 سکیل میں کتنے آفیسران بھرتی ہوئے ہیں اور محکمانہ ترقی کے ذریعے کتنے افسروں نے ترقی حاصل کی ہے کل اسامیوں کے حساب سے تناسب بتائیں نیز یہ بتائیں کہ ان رولز کے مطابق کوئی زراعت آفیسر 18 سکیل تک پہنچا ہے اگر نہیں تو وجوہات کیا ہیں اور محکمہ کے پاس اس بے ضابطگی کا تدارک کیا ہے؟

(ز) کیا موجودہ رولز تبدیل نہیں ہو سکتے، اگر کوئی امر مانع ہے تو اسکی وضاحت بیان کی جائے؟

(تاریخ وصولی یکم ستمبر 2008 تاریخ ترسیل 14 اکتوبر 2008)

جواب

وزیر زراعت

(الف) محکمہ زراعت توسیع ونگ میں زراعت آفیسر کا بنیادی سکیل نمبر 17 ہے۔ شعبہ توسیع میں موجودہ سروس رولز 2007 کے مطابق زراعت آفیسر کی تعلیمی قابلیت ایم ایس سی (ایگریکلچر)/بی ایس سی (آنرز) ایگریکلچر ہے۔ موجودہ سروس رولز کے مطابق زراعت آفیسر 3 سال کے بعد گریڈ 18 میں ترقی پانے کا اہل ہو جاتا ہے جب کہ تعیناتی اگلے گریڈ میں جگہ خالی ہونے پر منحصر ہے۔

(ب) 1978 سے آج تک 65 زراعت آفیسرز نے دوران سروس 2 دفعہ ترقی حاصل کی اور 1997 کے بعد آج تک 4 زراعت آفیسرز نے 2 دفعہ ترقی حاصل کی جن کے نام درج ذیل ہیں:-

1-ملک عطاءاللہ 2-فیض احمد ڈوگر 3-شیخ انوار الحق(Officiating) 4-ملک غلام محمد (Officiating)

(ج) 1978 سے آج تک 2 دفعہ ترقی پانے والے 65 زراعت آفیسر کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے-

(د) محکمہ زراعت (توسیع) میں کلریکل سٹاف سے اب تک سکیل نمبر 18 میں مندرجہ ذیل 3 ملازمین پروموٹ ہوئے ہیں-

نمبر شمار	نام آفیسر	تعلیمی قابلیت	موجودہ حیثیت
1	محمد یوسف چیمہ	بی اے	ریٹائرڈ
2	غلام مصطفیٰ	میٹرک	ریٹائرڈ
3	رانا محمد صفدر	بی اے	ڈپٹی ڈائریکٹر (اکاؤنٹس اور انتظامیہ)

(ہ) ایسا ارادہ نہیں رکھتی، اعلیٰ تعلیم یافتہ نوجوانوں کو ملازمت کے یکساں مواقع فراہم کرنے کے لئے براہ راست بھرتی ضروری ہے-

(و) محکمہ زراعت (توسیع) میں بی ایس (165+18) میں براہ راست 12 آفیسران بھرتی ہوئے جب کہ 1997 سے اب تک 57 افسران ترقی پا کر اس سکیل تک پہنچے- موجودہ سروس رولز کے مطابق اس سکیل پر براہ راست بھرتی کا کوٹہ 10 فیصد اور پروموشن کا 90 فیصد ہے اس طرح ترقی کا تناسب 37:4 ہے- لہذا موجودہ سروس رولز کے تحت خاطر خواہ تدارک کر دیا گیا ہے- علاوہ ازیں خادم اعلیٰ پنجاب اور وزیر زراعت کی خصوصی توجہ سے سکیل نمبر (150+17) کی تمام اسامیاں سکیل نمبر 18 میں اپ گریڈ کر دی گئی ہیں-

(و) محکمہ زراعت توسیع کے سروس رولز 1980 کو ملازمین کے لئے مزید بہتر کر کے سروس رولز 2007 بنائے گئے ہیں- جس میں براہ راست بھرتی کم کر کے آفیسران کی حوصلہ افزائی کے لئے پروموشن کوٹہ بڑھایا گیا ہے اس لئے سروس رولز میں فی الحال تبدیلی کی ضرورت نہ ہے-

(تاریخ وصولی جواب 3 دسمبر 2010)

مارکیٹ کمیٹی رحیم یار خان کی تفصیلات

*1635: جناب محمد اعجاز شفیع: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) سال 2005 سے آج تک رحیم یار خان مارکیٹ کمیٹی میں کس کس کو کب اور کس کس کی سفارش پر چیئرمین / ایڈمنسٹریٹر مقرر کیا گیا اور اسکا عرصہ تقرری کیا ہے؟

(ب) اس عرصہ کے دوران کتنی آمدنی ہوئی اور کتنا خرچہ ہوا؟

(ج) مارکیٹ کمیٹی رحیم یار خان کی منظور شدہ اسامیوں کی تعداد کیا ہے اس عرصہ کے دوران کتنی تقرریاں غیر قانونی کی گئیں؟

(د) اس عرصہ کے دوران کون کون سے ترقیاتی منصوبے مارکیٹ کمیٹی کے فنڈز سے کتنی کتنی لاگت سے مکمل ہوئے اور کتنے منصوبے نامکمل رہے، تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی یکم ستمبر 2008 تاریخ ترسیل 14 اکتوبر 2008)

جواب

وزیر زراعت

(الف) تفصیل درج ذیل ہے:-

نمبر شمار	نام چیئرمین / ایڈمنسٹریٹر	عہدہ اور مدت
1	جام میر احمد	(چیئرمین 01-01-2005 تا 18-05-2005
2	جام میر احمد	(ایڈمنسٹریٹر 19-05-2005 تا 20-06-2005)
3	سردار افتخار کورائی	(ایڈمنسٹریٹر 21-06-2005 تا 11-10-2005)
4	میاں احمد کمال	(ایڈمنسٹریٹر 12-10-2006 تا 07-04-2008)
5	شاہد بشیر چیمہ ((E&M) (EADA)	(ایڈمنسٹریٹر 08-04-2008 تا 20-05-2010)
6	رانا سلیم احمد خان (DDOR)	(ایڈمنسٹریٹر 26-05-2010 تا 01-08-2010)
7	چودھری محمد شفیق	(ایڈمنسٹریٹر 02-08-2010 تا حال)

(تمام تعیناتیاں محکمہ زراعت حکومت پنجاب کی طرف سے ہوئیں)

(ب) اس عرصہ کے دوران آمدن اور اخراجات کی تفصیل اس طرح سے ہے:-

چیئرمین / ایڈمنسٹریٹر	آمدنی (روپوں میں)	(اخراجات (روپوں میں)
1- جام میر احمد	48 لاکھ 51 ہزار 98	29 لاکھ 40 ہزار 306
2- جام میر احمد	3 لاکھ 4 ہزار 50	4 لاکھ 52 ہزار 265
3- سردار اختر کورائی	ایک کروڑ 7 لاکھ 87 ہزار 366	67 لاکھ 43 ہزار 278
4- میاں احمد کمال	2 کروڑ 50 لاکھ 98 ہزار 634	ایک کروڑ 35 لاکھ 78 ہزار 517
5- شاہد بشیر چیمہ	4 کروڑ 46 لاکھ 54 ہزار 472	3 کروڑ 90 لاکھ 57 ہزار 307
6- رانا سلیم احمد خاں	20 لاکھ 94 ہزار 886	20 لاکھ 2 ہزار 623
7- چودھری محمد شفیق	8 لاکھ ایک ہزار 289	22 لاکھ 87 ہزار 598

(ج)مارکیٹ کمیٹی میں منظور شدہ اسامیوں کی کل تعداد 35 ہے۔اس عرصہ کے دوران کوئی غیر قانونی تقرری نہیں کی گئی۔تمام تقرریاں حکومت پنجاب کے قواعد وضوابط کے مطابق عمل میں لائی گئیں۔

(د)

نمبر شمار	نام چیئرمین / ایڈمنسٹریٹر	نام ترقیاتی منصوبہ	لاگت
1	جام میر احمد (چیئرمین)	NIL	NIL
2	جام میر احمد (ایڈمنسٹریٹر)	NIL	NIL
3	سردار افتخار کورائی (ایڈمنسٹریٹر)	NIL	NIL
4	میاں احمد کمال (ایڈمنسٹریٹر)	1-تعمیر پلیٹ فارم سبزی منڈی رحیم یار خان	15لاکھ 78ہزار 8روپے
		2-سیوریج سسٹم سبزی منڈی	7لاکھ 24ہزار 695روپے
		3-تعمیر روڈ سبزی منڈی	4لاکھ 71ہزار 611روپے
		4- تعمیر غلہ منڈی	2لاکھ 51ہزار 563روپے
		5-سٹریٹ لائٹ سبزی منڈی	ایک لاکھ 88ہزار 76روپے
5	شاہد بشیر چیمہ (ایڈمنسٹریٹر)	1-تعمیر روڈ سبزی منڈی	12لاکھ 36 ہزار 158روپے
		2-سیوریج سسٹم سبزی منڈی	37لاکھ 74ہزار 49روپے
		3-تقرری کنسلٹنٹ برائے تعمیراتی کام نیو غلہ منڈی رحیم یار خان (پلاننگ اینڈ ڈیزائن فیسز)	18لاکھ 14ہزار روپے
6	رانا سلیم احمد خان	NIL	NIL
		NIL	NIL

کوئی منصوبہ نامکمل نہیں رہا۔

(تاریخ وصولی جواب 3 دسمبر 2010)

ضلع لاہور میں جعلی زرعی ادویات فروخت کرنے کی تفصیلات

*1672:جناب وسیم قادر: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں جعلی زرعی ادویات کی فروخت کی روک تھام کے لئے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور اس ضلع میں عرصہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) سال2006 سے آج تک ضلع لاہور میں کتنے افراد کو جعلی زرعی ادویات فروخت کرنے پر گرفتار کیا گیا اور کیا کارروائی عمل میں لائی گئی انکے نام اور پتہ جات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 6 ستمبر 2008 تاریخ ترسیل 29 اکتوبر 2008)

جواب

وزیر زراعت

(الف) ضلع لاہور میں جعلی زرعی ادویات کی فروخت کی روک تھام کے لئے 3 آفیسر کام کر رہے ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے:-

نمبر شمار	نام آفیسر	عہدہ	گریڈ	عرصہ تعیناتی
1	محمد شہباز	اسسٹنٹ ڈائریکٹر، پیسٹ وارننگ	18	دسمبر 2009 تاحال
2	ملک عبدالغفور ناصر	ڈسٹرکٹ آفیسر، توسیع	18	ستمبر 2008 تاحال
3	راؤ محمد انور	ڈسٹرکٹ آفیسر، توسیع	18	جون 2010 تاحال

(ب) سال 2006 سے 30 نومبر 2010 تک ضلع لاہور میں 21 افراد کو گرفتار کیا گیا ان کے نام، پتہ جات اور کارروائی کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 3 دسمبر 2010)

ساہیوال- غیر معیاری بیج اور سیڈ کارپوریشن کے عملہ سے متعلقہ معلومات

*2244: چودھری جاوید احمد ایڈووکیٹ: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب سیڈ کارپوریشن ساہیوال میں بیج کیسے اور کہاں سے اکٹھا کیا جاتا ہے گریڈنگ کا طریقہ کار کیا ہے اور دوائی کونسی، کب اور کیسے مکس کر کے لگائی جاتی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ سیڈ کارپوریشن ساہیوال کے اہلکاران غیر معیاری بیج ضلع پاکپتن کے کسانوں کو مہیا کر رہے ہیں؟

(ج) مذکورہ ضلع میں لاٹ نمبر 53775 sahar کہاں کہاں اور کن کن زمینداروں کو مہیا کی گئی ہے، ان کے نام و پتہ جات سے آگاہ کیا جائے نیز اس لاٹ کے غیر معیاری بیج کی وجہ سے پیداوار میں نقصان کا ذمہ دار کون ہوگا، سیڈ کارپوریشن ساہیوال کے عملہ کے خلاف بسلسلہ غیر معیاری بیج کون کونسی تادیبی کارروائیاں یکم جولائی 2001 سے 17 نومبر 2008ء تک عمل میں لائی گئی ہیں اور ان کے نتائج سے آگاہ فرمایا جائے؟

(د) سیڈ کارپوریشن ساہیوال میں عملہ و افسران کی تعیناتی کب سے ہے، ان کے نام، عہدے و تاریخ تعیناتی سے آگاہ کیا جائے نیز معیاری بیج کی فراہمی کے لیے کیا پالیسی وضع کی جا رہی ہے؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ سیڈ کارپوریشن ساہیوال کے آفیسرز کا رویہ کسانوں کے ساتھ ہتک آمیز ہونے کی وجہ سے محکمہ اور حکومت کی بدنامی ہو رہی ہے اگر جوابات اثبات میں ہیں تو کیا حکومت سیڈ کارپوریشن ساہیوال کے عملہ وافسران کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 25 نومبر 2008 تاریخ ترسیل 12 جنوری 2009)

جواب

وزیر زراعت

(الف) بنیادی (Basic) اور تصدیق شدہ (Certified) نہایت جدید طریقہ سے اپنے محکمہ کے رجسٹرڈ کاشتکاروں (Registered Growers) کے پاس اگایا جاتا ہے اور بار بار اس کی انسپیکشن کی جاتی ہے اور خریداری سے پہلے وفاقی محکمہ سیڈ سرٹیفیکیشن ورجسٹریشن (F.C.S.&R.D) کے ذریعے لیبارٹری ٹیسٹ کئے جاتے ہیں جو کہ عالمی معیار کے مطابق ہوتے ہیں۔
گریڈنگ کا طریقہ کار یہ ہے کہ سب سے پہلے مٹی، پتھر، بھوسہ اور چھوٹا دانہ علیٰحدہ کیا جاتا ہے اس کے بعد دوائی (fungicide) کا استعمال کیا جاتا ہے۔
(ب) یہ بات درست نہیں ہے کیونکہ پنجاب سیڈ کارپوریشن صرف اپنے رجسٹرڈ کاشتکاروں سے وفاقی سیڈ سرٹیفیکیشن ورجسٹریشن کی لیبارٹری پر تصدیق شدہ و معیاری قرار پانے والے بیج ہی کسانوں کو مہیا کرتی ہے اور اس کے ہر تھیلے پر وفاقی محکمہ سیڈ سرٹیفیکیشن کے معیارات پر پورا اترنے کا لیبل چسپاں ہوتا ہے۔
(ج) ضلع پاکپتن میں گندم کی لاٹ نمبر 53775، 9 رجسٹرڈ کاشتکاروں کو مہیا کی گئی، جن کے مکمل کوائف "A" Annexure ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔
اس لاٹ کا ٹیسٹ رزلٹ یعنی خالص پن اور اگاؤ وغیرہ بمطابق فیڈرل سیڈ سرٹیفیکیشن ورجسٹریشن ڈیپارٹمنٹ مندرجہ ذیل ہے:-

Wheat Variety	Lot No.	Purity % age	Other Variety	Innert Matter	Germination
Sahar-2006	53775	99.53%	0.19%	0.53%	89%

بیج کے ناقص ہونے کی کوئی شکایت موصول نہ ہوئی لہذا کسی اہلکار کے خلاف کوئی کارروائی عمل میں نہ لائی گئی۔

(د) سیڈ کارپوریشن ساہیوال میں تعینات عملہ کے نام، عہدہ وتاریخ تعیناتی کی مکمل تفصیل "B" Annexure ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے پنجاب سیڈ کارپوریشن محکمہ زراعت کا ذیلی ادارہ ہے جس کی بنیادی پالیسی یہ ہے کہ فصلوں میں خاطر خواہ اضافے کے لئے اعلیٰ، معیاری اور خالص بیج کسانوں جدید سائنسی مراحل میں تیار کرکے مناسب نرخوں پر فراہم کئے جائیں۔

(ہ) پنجاب سیڈ کارپوریشن ساہیوال کے دفتر میں عملہ کے متعلق کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے۔اگر کسی ملازم کے متعلق کوئی شکایت ہو تو محکمہ کے افسران باقاعدہ انکوائری آفیسر مقرر کرتے ہیں اور جرم ثابت ہونے پر قرار واقعی سزا دی جاتی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 3دسمبر 2010)

رحیم یار خان-کاٹن کنٹامینیشن فورس سے متعلقہ تفصیلات

***2363: میاں شفیع محمد: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-**

(الف) ضلع رحیم یار خان میں کاٹن Contamination Force میں چیک اینڈ بیلنس کے پیش نظر کتنے انسپکٹرز مقرر کئے گئے ہیں اور کب، ان کے گریڈ، تعلیمی قابلیت اور عرصہ تعیناتی کیا ہے؟

(ب) کیا مذکورہ انسپکٹرز اپنے فرائض انجام دے رہے ہیں، اگر ہاں تو فرائض کی تفصیل مہیا کی جائے نیز ان انسپکٹرز نے اب تک جو کارکردگی کی ہے، اس کی تفصیلی رپورٹ ایوان کی میز پر رکھی جائے؟

(تاریخ وصولی 02دسمبر 2008 تاریخ ترسیل 14جنوری 2009)

جواب

وزیر زراعت

(الف) کاٹن کنٹامینیشن فری فورس کے تحت ضلع رحیم یار خان میں کوئی سپیشل انسپکٹر بھرتی نہ کیا گیا ہے بلکہ کاٹن کنٹرول ایکٹ 1966 کو نافذ کرنے کے لئے 3انسپکٹرز تعینات کئے گئے تھے، ان کی تفصیل درج ذیل ہے:-

تحصیل	تعداد انسپکٹر	سکیل نمبر	تعلیمی قابلیت	نام کاٹن انسپکٹر	عرصہ تعیناتی (جنوری 2001تاحال)
رحیم یار خان	02	16	بی ایس سی، آنرز، زراعت	ظفر محمود	جنوری 2001تا نومبر 2003
				منصور عالم	جنوری 2001تا مئی 2007
صادق آباد	01	16	بی ایس سی،	-	خالی

			آنرز،زراعت		
خانپور	01	16	بی ایس سی، آنرز،زراعت	محمد باسط	مارچ 2004تا مئی 2006
لیاقت پور	01	16	بی ایس سی، آنرز،زراعت	-	خالی

(ب) اس وقت تمام کاٹن انسپکٹرز کی اسامیاں خالی ہیں-بہر حال کاٹن کنٹرول ایکٹ کے تحت ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسران زراعت(توسیع) ان کی جگہ کاٹن انسپکٹر کے فرائض انجام دے رہے ہیں-ان کے فرائض کی تفصیل اس طرح سے ہے-

- ❖ کاٹن ایکٹ 1966 کے تحت غیر قانونی فیکٹریوں کے خلاف کارروائی کرنا-
- ❖ کاٹن فیکٹریوں میں نصب شدہ مشینری کی کوالٹی چیکنگ، سالانہ فیس کی وصولی، جرمانوں کا تعین اوران کی وصولی کو یقینی بنانا-
- ❖ کپاس کے کاشتکاروں کو آلائشوں سے پاک کپاس کے لئے تربیت دینا-

گزشتہ پانچ سالوں میں ان کی کارروائی کی تفصیل اس طرح سے ہے-

نمبر شمار	سال	آمدن(روپوں میں)
1	2005-06	8لاکھ86ہزار733
2	2006-07	9لاکھ13ہزار778
3	2007-08	7لاکھ20ہزار260
4	2008-09	7لاکھ79ہزار690
5	2009-10	8لاکھ27ہزار900
	کل میزان	41لاکھ28ہزار361

آلائشوں سے پاک کپاس کا حصول-

2005-06	محمود کاٹن فیکٹری، خانپور	218
2007-08	محمود کاٹن فیکٹری، خانپور	3325
2007-08	ملی کاٹن فیکٹری، رحیم یار خان	3325

(تاریخ وصولی جواب 3دسمبر 2010)

پنجاب میں 2008 میں فصلوں کی پیداوار کی تفصیلات

*2544: محترمہ ثمینہ خاور حیات: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب میں 2008 میں زیر کاشت رقبہ میں کمی کے علاوہ فصلوں کی فی ایکڑ پیداوار میں بھی کمی ریکارڈ کی گئی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب میں کپاس کی پیداوار 91 لاکھ 56 ہزار Bales رہی اگر ہاں تو گزشتہ سال پیداوار کتنی تھی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ گنے کی پیداوار 3 کروڑ 18 لاکھ 19 ہزار ٹن رہی اگر ہاں تو گزشتہ سال پیداوار کتنی تھی؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ پنجاب میں چاول کی پیداوار 37 لاکھ 73 ہزار ٹن رہی، اگر ہاں تو گزشتہ سال کتنی تھی

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ پنجاب میں مکئی کی پیداوار 25 لاکھ 36 ہزار 700 ٹن رہی اگر ہاں تو گزشتہ سال کتنی تھی؟

(و) جزوہائے بالا کی روشنی میں اگر مذکورہ زرعی اجناس کی پیداوار گزشتہ سال کے مقابلے میں کم رہی تو اسکی وجوہات کیا ہیں اور حکومت اس بحرانی کیفیت سے نمٹنے کے لئے اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے تو تفصیل سے ایوان کو مطلع کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 3 جنوری 2009 تاریخ ترسیل 27 جنوری 2009)

جواب

وزیر زراعت

(الف) یہ درست نہ ہے کہ تمام خریف فصلات 2008 کے زیر کاشت رقبہ اور فی ایکڑ پیداوار میں کمی ہوئی جس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:-

فصل	2007-08			2008-09		
	رقبہ (ہزار ایکڑ)	پیداوار (ہزار گانٹھ / ٹن)	اوسط (من فی ایکڑ)	رقبہ (ہزار ایکڑ)	پیداوار (ہزار گانٹھ / ٹن)	اوسط (من فی ایکڑ)
کپاس	5992	9062	19.45	5495	8751	20.48
چاول	4259	3286	20.67	4887	3643	19.97
گنا	2044	40306	528	1647	32294.7	525

مکئی	1228	2402	52.40	1358	2659	52.45

(ب) حتمی تخمینہ 09-2008 کے مطابق کپاس کی 87لاکھ 51ہزار گانٹھیں پیدا ہوئیں جو گزشتہ سال کی پیداوار 90لاکھ 62ہزار گانٹھ سے 3.5 فیصد کم ہے۔ لیکن فی ایکڑ پیداوار پچھلے سال 19.45 من اور اس سال 20.48 من فی ایکڑ ہے جو کہ گزشتہ سال کی نسبت 5.3 فیصد زیادہ ہے۔

(ج) 2008 میں گنے کی کم پیداوار رقبہ میں کمی کی وجہ سے ہوئی، کماد کی پیداوار 3 کروڑ 22لاکھ 94 ہزار ٹن ہوئی جب کہ گزشتہ سال 4 کروڑ 3 لاکھ 6ہزار ٹن پیداوار تھی۔اس طرح 2008 میں گزشتہ سال کی نسبت 19.88 فیصد کم پیداوار حاصل ہوئی۔

(د) نہیں، پیداوار کے حتمی اندازے کے مطابق پنجاب میں سال 2008 میں 36لاکھ 43ہزار ٹن چاول پیدا ہوا جب کہ گزشتہ سال اس کی پیداوار 32لاکھ 86ہزار ٹن رہی۔اس طرح پیداوار میں 10.9 فیصد اضافہ ہوا۔

(ہ) سال 2008 مکئی کی پیداوار 26لاکھ 58ہزار ٹن رہی جب کہ گزشتہ سال مکئی کی پیداوار 24لاکھ 2 ہزار ٹن رہی جو گزشتہ سال کے مقابلہ میں 10.7 فیصد زیادہ تھی۔

(و) یہ کہنا کہ پنجاب میں تمام فصلات کی پیداوار کم رہی درست نہ ہے۔جزوہائے بالا کی روشنی میں یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ چاول اور مکئی کی پیداوار میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔صرف کپاس و کماد کی پیداوار میں کچھ کمی واقع ہوئی ہے جس کی وجوہات مندرجہ ذیل ہیں:-

کپاس:

1- کپاس کا زیر کاشت کم رقبہ

2-اہم علاقوں میں CLCV کا حملہ

کماد:

1-گزشتہ فصل پر کورے کے مضر اثرات سے کاشتکاروں کی بددلی

2-ملوں کا لیٹ کرشنگ شروع کرنا۔

3-گنا کی گزشتہ فصل میں کچھ ملوں کی طرف سے عدم ادائیگی واجبات کی شکایات

<u>(تاریخ وصولی جواب 3 دسمبر 2010)</u>

فارمز ہب کا قیام و دیگر تفصیلات

*2659: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) محکمہ زراعت نے پنجاب کے دیہی علاقوں میں کاشتکاروں کو زرعی معلومات کی فراہمی اور فصلوں کے جدید پیداواری طریقوں کے بارے میں آگاہی فراہم کرنے کے لئے فارمز ہب کا قیام کب سے شروع کیا ہے ؟

(ب) محکمہ ہذا نے متذکرہ پروگرام کے لئے اس سال کتنی رقم مختص کی ہے، تفصیل فراہم کی جائے ؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ اس پروگرام سے محکمہ ہذا کو زرعی پیداوار میں بہتری لانے کے ساتھ ساتھ فصلوں کا اہداف بھی حاصل ہو گا ؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ اس پروگرام کو ایشیائی ترقیاتی بنک کا تعاون حاصل ہے ؟

(تاریخ وصولی 16 جنوری 2009 تاریخ ترسیل 3 مارچ 2009)

جواب

وزیر زراعت

(الف) ہب فارمز کا پروگرام مئی 2008 میں شروع کیا گیا ہے جس کے تحت ہر فیلڈ اسسٹنٹ گاؤں کی سطح پر ایک ترقی پسند زمیندار کا انتخاب کر کے زرعی توسیعی سرگرمیاں سرانجام دیتا ہے اور ان تک جدید زرعی ٹیکنالوجی پہنچاتا ہے۔

(ب) محکمہ ہذا نے ہب پروگرام کے لئے کوئی رقم مختص نہ کی ہے۔

(ج) درست ہے۔

(د) ہب پروگرام کو ایشیائی ترقیاتی بنک کا تعاون حاصل نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 20 جون 2009)

سپر کرنل چاول و دیگر زرعی اجناس کی 2008 میں نئی قسم کی دریافت کی تفصیلات

*3272: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا محکمہ زراعت نے سال 2008 میں سپر کرنل چاول کی کوئی نئی قسم دریافت کی ہے ؟

(ب) محکمہ زراعت نے سال 2008 کے دوران کون کون سی زرعی اجناس کی نئی اقسام دریافت کی ہیں ؟

(تاریخ وصولی 17 اپریل 2009 تاریخ ترسیل 17 جون 2009)

جواب

وزیر زراعت

(الف) محکمہ زراعت نے سال 08-2007 کے دوران چاول کی کوئی نئی قسم عام کاشت کے لئے منظور نہیں کی۔

(ب) محکمہ زراعت نے 08-2007 کے دوران مندرجہ ذیل فصلوں کی نئی اقسام عام کاشت کے لئے منظور کیں۔

I-	گندم		لاثانی 08، فیصل آباد 08، معراج 08 اور چکوال 50
II-	سبزیات	کدو:	فیصل آباد دراونڈ
		کریلا:	فیصل آباد لانگ
		مٹر:	میٹیور 08 (Metor-08)
III-	دالیں	چنا	پنجاب 2008

(تاریخ وصولی جواب 13 جنوری 2010)

اصلاح شدہ نہری کھالہ جات پر اضافی پختہ کام کرنے پر پابندی کی تفصیلات

*3544: سردار خالد سلیم بھٹی: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ کی جاری پالیسی کے تحت اصلاح شدہ نہری کھالہ جات پر اضافی پختہ کام کرنے پر پابندی لگادی گئی ہے؟

(ب) مذکورہ پابندی کی وجوہات بیان فرمائیں، نیز یہ پابندی کس اتھارٹی کے حکم سے لگائی گئی ہے؟

(ج) کیا حکومت کاشتکاروں کے بہتر مفاد میں اصلاح شدہ کھالہ جات پر اضافی پختہ کام کرنے کے لئے کوئی ترقیاتی پروگرام شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک، اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 25 مئی 2009 تاریخ ترسیل 4 جولائی 2009)

جواب

وزیر زراعت

(الف) یہ درست ہے کہ پہلے سے اصلاح شدہ کھالہ جات پر اضافی کام کرنے پر پابندی ہے۔

(ب) یہ پابندی "قومی پروگرام برائے اصلاح کھالہ جات" کے شروع ہونے پر وفاقی حکومت نے لگائی تا کہ اس پروگرام کے تحت مقرر کئے گئے ہدف کو پورا کیا جاسکے۔

(ج) پہلے سے اصلاح شدہ کھالہ جات پر اضافی پختہ کام کرنے کے لئے محکمہ زراعت نے ایک سمری وزیر اعلیٰ پنجاب کو بھجوائی تھی جس کی روشنی میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ پہلے سے اصلاح شدہ کھالہ جات پر اضافی پختہ

کام کرنے سے پہلے wapda کے زیر نگرانی ایک Impact Evaluation Study ہو گی جس کی بنیاد پر سیٹیزن کمیونٹی بورڈ (CCB) کے فنڈز سے پہلے سے اصلاح شدہ کھالہ جات پر اضافی کام کیا جاسکے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 13 جنوری 2010)

چاول ریسرچ سنٹر کالا شاہ کاکو شیخوپورہ کی تفصیلات

*3656: چودھری محمد اسد اللہ: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چاول ریسرچ سنٹر کالا شاہ کاکو شیخوپورہ میں چاول کی نئی نئی اقسام تیار کی جاتی ہیں اگر ہاں تو کون کونسی نئی اقسام تیار کی گئی ہیں ان سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) مذکورہ ریسرچ اسٹیشن میں کتنے ملازمین ہیں؟

(ج) مذکورہ ریسرچ سنٹر کو 09-2008 میں کتنا بجٹ فراہم کیا گیا اور اس کا استعمال کن کن مدات میں کیا گیا، آگاہ فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 04 جون 2009 تاریخ ترسیل 4 جولائی 2009)

جواب

وزیر زراعت

(الف) تحقیقاتی ادارہ دھان کالا شاہ کاکو کا بنیادی مقصد ہی دھان کی نئی نئی اقسام کی تیاری ہے۔اس ادارہ نے موسمی حالات اور کاروباری تقاضوں کے پیش نظر اب تک باسمتی اور موٹے چاول کی اٹھارہ اقسام دریافت کیں اور عام کاشت کے لئے منظور کروائیں۔جن کی تفصیل ذیل ہے:-

نمبر شمار	نام قسم	سال اجرأ
1	باسمتی 370	1933
2	جھونا 349	1933
3	مشکن 41	1933
4	مشکن 7	1933
5	سنتھرا 278	1934
6	ماہلڑ 346	1938
7	پلمن سفید	1939
8	باسمتی 622 سی	1964
9	باسمتی پاک	1968

10	اری پاک(IR8)	1969
11	اری6	1971
12	باسمتی198	1972
13	پی کے177	1977
14	کے ایس282	1982
15	باسمتی385	1985
16	سپر باسمتی	1996
17	باسمتی2000	2000
18	کے ایس کے133	2006

نوٹ:-مندرجہ بالا اقسام کے علاوہ باسمتی515 تیار کی گئی ہے اس کی پیداواری صلاحیت، تنے کی مضبوطی، چاول کی مقدار اور پکائی سپر باسمتی سے بہتر ہے-اس کی منظوری کا کیس تیاری کے آخری مراحل میں ہے-

(ب) تحقیقاتی ادارہ دھان کالا شاہ کاکو میں کل ملازمین کی تعداد115 ہے-

سائنسدان 41 غیر سائنسدان 74

سائنسدانوں کی خالی پوسٹوں کی تعداد 18

غیر سائنسدانوں کی خالی پوسٹوں کی تعداد 14

(ج) بجٹ 2008-09 -/22288500 (2کروڑ22لاکھ88ہزار500روپے)

تفصیل:-

خرچہ برائے تنخواہ مع الاؤنسز: -/17989000 (ایک کروڑ79لاکھ89ہزار روپے)

یوٹیلٹی اور ٹرانسپورٹ -/2917500 (29لاکھ17ہزار500روپے)

کھاد اور زہر وغیرہ -/1027000 (10لاکھ27ہزار روپے)

مرمت ٹریکٹر وغیرہ -/355000 (3لاکھ55ہزار روپے)

(تاریخ وصولی جواب13جنوری2010)

پنجاب میں گندم کے بیج کی نئی اقسام کی دریافت کے لئے تحقیقاتی اداروں کی تفصیلات

*3657:چودھری محمد اسد اللہ: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گندم کے بیج کی نئی اقسام کی دریافت کے لئے پنجاب میں کتنے تحقیقاتی ادارے کام کررہے ہیں، آگاہ فرمائیں؟

(ب) ان اداروں میں گندم کے بیج کی کتنی نئی اقسام دریافت کی گئیں اور فی ایکڑ پیداوار سے بھی آگاہ فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 04 جون 2009 تاریخ ترسیل 4 جولائی 2009)

جواب

وزیر زراعت

(الف) گندم کی تحقیق پر مندرجہ ذیل ادارے کام کر رہے ہیں:-

1- تحقیقاتی ادارہ برائے گندم، فیصل آباد

2- بارانی زرعی تحقیقاتی ادارہ، چکوال

3- ریجنل زرعی تحقیقاتی ادارہ، بہاولپور

4- ایرڈزون تحقیقاتی ادارہ، بھکر

(ب) گندم کی 46 اقسام 2000 سے پہلے متعارف کروائی گئیں۔

تفصیل اقسام گندم جو کہ 2000 کے بعد متعارف کروائی گئیں۔

نام اقسام	پیداواری صلاحیت فی ایکڑ	اوسط پیداوار فی ایکڑ
چناب 2000	68 من	41 من
اقبال 2000	55 من	30 من
عقاب 2000	69 من	42 من
ایس ایچ- 02	68 من	41 من
اے ایس- 02	67 من	41 من
سحر- 06	70 من	40 من
شفق 06	60 من	42 من
فیصل آباد-08	61 من	46 من
لاثانی 08	61 من	43 من
فرید- 06	55 من	42 من
معراج 08	70 من	45 من
چکوال 50	70 من	45 من

(تاریخ وصولی جواب 13 جنوری 2010)

پی پی 236 وہاڑی، پکے کھالہ جات کی تفصیلات

***3699: جناب طاہر اقبال چودھری:** کیاوزیرزراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت ہر سال پکے کھالہ جات کے لئے فنڈز مختص کرتی ہے؟

(ب) حلقہ پی پی 236 وہاڑی میں پکے کھالہ جات کے لئے مالی سال 09-2008 کے دوران کتنے فنڈز رکھے گئے اور اب تک کس کس کھالہ پر کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے؟

(تاریخ وصولی 10 جون 2009 تاریخ ترسیل 28 جون 2009)

جواب

وزیرزراعت

(الف) یہ درست ہے کہ حکومت ہر سال کھالہ جات کی اصلاح و پختگی کے لئے فنڈز مختص کرتی ہے۔

(ب) حلقہ پی پی 236 وہاڑی میں مالی سال 09-2008 کے لئے 10 لاکھ 90 ہزار روپے مختص کئے گئے اور یہ رقم ایک کھال (نمبر R/13920) کی اصلاح پر خرچ ہوئی۔

(تاریخ وصولی جواب 13 جنوری 2010)

لاہور میں مارکیٹ کمیٹیوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

***4017: جناب محمد نوید انجم:** کیاوزیرزراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں کتنی مارکیٹ کمیٹیاں کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) ان مارکیٹ کمیٹیوں کے ایڈمنسٹریٹر/چیئرمین کے نام و پتہ جات بتائیں؟

(ج) ان ایڈمنسٹریٹر/چیئرمین کی تقرری کیسی کی جاتی ہے اور ان کے لئے کیا کیا ریکوائرمنٹ ہیں؟

(د) ان مارکیٹ کمیٹیوں کی سال 08-2007 اور 09-2008 کی آمدن اور اخراجات بتائیں؟

(ہ) ان مارکیٹ کمیٹیوں نے ان دو سالوں کے دوران کتنی رقم کن کن ترقیاتی کاموں پر خرچ کی، تفصیل منصوبہ وائز بتائیں؟

(تاریخ وصولی 27 جولائی 2009 تاریخ ترسیل 12 اگست 2009)

جواب

وزیرزراعت

(الف) ضلع لاہور میں پانچ مارکیٹ کمیٹیاں ہیں ان مارکیٹ کمیٹیوں کے نام اور جائے وقوع درج ذیل ہیں:-

نام مارکیٹ کمیٹی	پتہ
لاہور	46 لوئر مال، لاہور

کوٹ لکھپت فیروزپور روڈ

ملتان روڈ 96مہران بلاک، علامہ اقبال ٹاؤن

سنگھ پورہ جی ٹی روڈ سنگھ پورہ

رائیونڈ مین بازار نزد میلاد چوک لاہور روڈ رائیونڈ

(ب) نام مارکیٹ کمیٹی نام ایڈمنسٹریٹر پتہ

لاہور شیخ عبدالمنان 421 B-II ایم اے جوہر ٹاؤن لاہور

کوٹ لکھپت محمد شوکت شجاع کالونی سوامی نگر 45جی ٹی روڈ لاہور

ملتان روڈ مہر محمود احمد 30-B سبزہ زار کالونی لاہور

سنگھ پورہ چودھری اختر علی کان نمبر148، گلی نمبر46A بلال پارک چاہ میراں لاہور

رائیونڈ محمد عباس ملک سندر روڈ نزد PTCL ایکسچینج، رائے ونڈ لاہور

(ج) ان ایڈمنسٹریٹر کی تقرری حکومت پنجاب بذریعہ محکمہ زراعت بروئے پنجاب زرعی پیداوار مارکیٹس آرڈیننس 1978 سیکشن 33 کے تحت کرتی ہے-حکومت کی پالیسی کے مطابق ایڈمنسٹریٹرز کی تعیناتی عام پبلک کے ساتھ ساتھ محکمہ کے سرکاری افسران میں سے بھی کی جاسکتی ہے-جب کہ چیئرمین کی تقرری تشکیل شدہ مارکیٹ کمیٹی کے ممبران میں سے بذریعہ انتخاب زرعی پیداوار مارکیٹس (جنرل) رولز 1979 کے قاعدہ 12 کے تحت ہوتی ہے-

(د) مارکیٹ کمیٹی لاہور

آمدن 2007-08	6کروڑ 85لاکھ 37ہزار 959روپے
اخراجات 2007-08	7کروڑ 0لاکھ 94ہزار 755روپے
آمدن 2008-09	3کروڑ 44لاکھ 55ہزار 313روپے
اخراجات 2008-09	3کروڑ 27لاکھ 64ہزار 835روپے

مارکیٹ کمیٹی کوٹ لکھپت

آمدن 2007-08	ایک کروڑ 29لاکھ 64ہزار 395روپے
اخراجات 2007-08	ایک کروڑ 27لاکھ 20ہزار 649روپے
آمدن 2008-09	ایک کروڑ 17لاکھ 41ہزار 490روپے
اخراجات 2008-09	ایک کروڑ 36لاکھ 4ہزار 723روپے

مارکیٹ کمیٹی ملتان روڈ

آمدن 2007-08	ایک کروڑ 30لاکھ 14ہزار 900روپے

اخراجات2007-08	82لاکھ83ہزار175روپے
آمدن2008-09	86لاکھ67ہزار600روپے
اخراجات2008-09	ایک کروڑ52لاکھ61ہزار3روپے

مارکیٹ کمیٹی سنگھ پورہ

آمدن2007-08	ایک کروڑ33لاکھ14ہزار14روپے
اخراجات2007-08	ایک کروڑ9لاکھ38ہزار407روپے
آمدن2008-09	ایک کروڑ5لاکھ18ہزار428روپے
اخراجات2008-09	99لاکھ75ہزار738روپے

مارکیٹ کمیٹی رائیونڈ

آمدن2007-08	19لاکھ89ہزار587روپے
اخراجات2007-08	32لاکھ34ہزار522روپے
آمدن2008-09	22لاکھ83ہزار700روپے
اخراجات2008-09	23لاکھ84ہزار522روپے

(ہ) ان مارکیٹ کمیٹیوں کے ترقیاتی کام مع منصوبہ جات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب3دسمبر2010)

صوبہ میں محکمہ زراعت انجنیئر نگ ونگ کے پاس بلڈوزروں کی تعداد ودیگر تفصیلات

*4275:جناب محمد شفیق خان: کیاوزیرزراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ میں محکمہ زراعت انجنیئر نگ ونگ کے پاس کتنے بلڈوزر ہیں، تفصیل ڈویژن وائز بتائیں؟

(ب) کیایہ درست ہے کہ ان بلڈوزرز کیلئے سال2009-10 میں دوکروڑروپے برائے خرید ڈیزل مختص ہیں؟

(ج) کیایہ بھی درست ہے کہ دوکروڑروپے کا چالیس فیصد31دسمبر2009تک خرچ کرنے کی پابندی عائد ہے اس سے زائد خرچ نہیں کیا جاسکتا؟

(د) کیایہ بھی درست ہے کہ راولپنڈی ڈویژن کے43بلڈوزر کیلئے فراہم کردہ رقم برائے خرید ڈیزل ابھی سے ختم ہوچکی ہے؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ راولپنڈی ڈویژن سے محکمہ زراعت انجینئرنگ ونگ نے سینکڑوں کسانوں سے بلڈوزر کی فراہمی کیلئے لاکھوں روپے ایڈوانس رینٹ وصول کرر کھا ہے مگران بلڈوزر کو ڈیزل نہ ملنے کی وجہ سے فراہم نہیں کئے جارہے،اس سلسلہ میں حکومت کیااقدامات اٹھارہی ہے ؟

(تاریخ وصولی 14 ستمبر 2009 تاریخ ترسیل 8 اکتوبر 2009)

جواب

وزیرزراعت

(الف) محکمہ زراعت کے انجینئرنگ ونگ کے پاس 553 عدد بلڈوزرہیں جن میں سے 344 بلڈوزر چالو حالت میں موجود ہیں۔جن کی ڈویژن وائز تفصیل درج ذیل ہے:-

نام ڈویژن	تعداد بلڈوزر
فیصل آباد	21
سرگودھا	25
لاہور	20
گوجرانوالہ	16
راولپنڈی (بشمول ڈائریکٹر سائل کنزرویشن راولپنڈی)	115
ملتان	44
ڈی جی خان	50
بہاولپور	53
کل تعداد	344

(ب) یہ درست نہ ہے محکمہ خزانہ حکومت پنجاب نے مالی سال 10-2009 کے لئے بلڈوزروں کو چلانے کے لئے مبلغ 13 کروڑ 77 لاکھ 50 ہزار روپے (137750000) P.O.L کی مد میں مختص کئے تھے لیکن بلڈوزروں کے زیادہ استعمال کی ضرورت کے پیش نظراس مد میں اضافہ کر کے مجموعی طور پر 41 کروڑ 29 لاکھ روپے مذکورہ سال میں جاری کئے گئے۔

(ج) جی ہاں یہ درست ہے کہ اس رقم میں سے صرف 40 فیصد رقم 31 دسمبر 2009 تک خرچ کرنے کی شرط بھی عائد کی گئی تھی لیکن محکمہ زراعت (فیلڈ ونگ) کی طرف سے محکمہ خزانہ کواس پابندی کو ختم کرنے کے لئے گزارش کی گئی جس پر محکمہ خزانہ حکومت پنجاب نے اس شرط کو ختم کر دیا۔

(د) جی ہاں یہ درست ہے کہ راولپنڈی ڈویژن کے لئے مختص ایک کروڑ 50 لاکھ 59 ہزار روپے (15059000) کی رقم دو ماہ میں 15160 لٹر ڈیزل کے استعمال سے 1358 ایکڑ زمین کو لیول کرنے میں خرچ ہو گئی۔

(ہ) جی ہاں یہ بھی درست ہے کہ راولپنڈی ڈویژن میں محکمہ ہذا نے کسانوں سے محکمانہ پالیسی کے تحت ایڈوانس رقوم کرایہ کی مد میں جمع کیں لیکن کسانوں کو ڈیزل کی عدم فراہمی کی وجہ سے بلڈوزر فراہم نہیں کئے جا رہے تھے۔ محکمہ زراعت فیلڈ ونگ نے اعلیٰ حکام کو اس صورت حال سے آگاہ کیا جس کی بنا پر مزید فنڈ جاری کر دیئے گئے۔ اب راولپنڈی ڈویژن میں لوگوں کو بلڈوزر فراہم کئے جا رہے ہیں اور اب تک 145 کسانوں سے 6542 گھنٹوں کے لئے 36 لاکھ 63 ہزار 526 روپے وصول کئے گئے اور اس رقم میں سے 2800 گھنٹے کا 15 لاکھ 68 ہزار روپے کا کام ہو چکا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 4 دسمبر 2010)

پی پی 28 بھلوال سرگودھا میں کھالوں کو پختہ کرنے کی تفصیلات

*4309: محترمہ زوبیہ رباب ملک: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی 28 بھلوال سرگودھا میں کتنے کھال پختہ ہیں؟

(ب) مالی سال 08-2007 اور 09-2008 کے دوران اس حلقہ کے کتنے کھال پختہ کئے گئے ہیں، ان کے نمبر اور گاؤں مع تخمینہ لاگت کی تفصیل بتائیں؟

(ج) اس وقت حلقہ ہذا میں کن کن کھالوں کو پختہ کرنے کا کام جاری ہے؟

(د) کھالوں کو پختہ کرنے کے لئے طریق کار کیا ہے؟

(ہ) کھالوں کو پختہ کرنے کے لئے کسانوں سے کتنے فیصد رقم وصول کی جاتی ہے؟

(تاریخ وصولی 24 ستمبر 2009 تاریخ ترسیل 9 اکتوبر 2009)

جواب

وزیر زراعت

(الف) پی پی 28 بھلوال سرگودھا میں 89 کھال پختہ ہیں۔

(ب) مالی سال 08-2007 اور 09-2008 کے دوران 12 کھال پختہ کئے گئے ہیں جن پر 43 لاکھ 31 ہزار 490 روپے (4331490) لاگت آئی مزید تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) کھال نمبر L/4832 چک قاضی اور کھال نمبر TR/19000 نینو واس کھالہ جات کو پختہ کرنے کا کام جاری ہے اس پر 17 لاکھ 25 ہزار 877 روپے (1725877/-) لاگت آئے گی۔

(د) کھال کے جملہ حصہ داران اپنی انجمن آبپاشاں کی تشکیل دیتے ہیں اور اپنے حصے کی رقم انجمن آبپاشاں کے صدر اور خزانچی کے مشترکہ اکاؤنٹ میں جمع کرواتے ہیں۔ کھال کا سروے اور ڈیزائن مشاورتی ادارے سے پاس ہونے کے بعد گورنمنٹ اپنے حصہ کے رقم کی پہلی قسط انجمن کے مشترکہ اکاؤنٹ میں منتقل کر دیتی ہے۔

چونکہ کھال کو پختہ کرنے سے پہلے کچے کھال کی اصلاح کی جاتی ہے جس میں کھال کے کناروں کو ہموار کرنا، نکے بنانا اور کھال کی سمت کو بہتر کرنا وغیرہ شامل ہے۔ اس لئے کچے کھال کی اصلاح کے کام کا 100 فیصد اور کھال کے پختہ کرنے کی اصلاح کا کام 40 فیصد مکمل ہونے پر حصہ داروں کے ذمہ کی بقایا رقم مشترکہ اکاؤنٹ میں جمع کروادی جاتی ہے جس پر مشاورتی ادارے کی منظوری کے بعد حکومت اپنے حصہ کی دوسری قسط انجمن کے اکاؤنٹ میں منتقل کر دیتی ہے۔

پختہ اصلاح کا کام مکمل ہونے، مشاورتی ادارہ کی چیکنگ اور تکمیلی رپورٹ کے بعد حکومت اپنے حصے کی تیسری اور آخری قسط انجمن کے مشترکہ اکاؤنٹ میں جمع کروادیتی ہے۔ پختگی کا کام مکمل ہونے کے بعد کھال کو انجمن آبپاشاں کے حوالے کر دیا جاتا ہے جو کہ اس کی دیکھ بھال اور ٹوٹ پھوٹ کی ذمہ دار ہوتی ہے۔

(ہ) کھالوں کو پختہ کرنے کے لئے کسانوں سے 36 فیصد رقم وصول کی جاتی ہے جس کا 16 فیصد کچے کھال کی اصلاح (پیڈ وغیرہ بنانے کے لئے) اور 20 فیصد رقم کھال کی پختگی کروانے میں بطور مزدوری خرچ کی جاتی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب یکم جون 2010)

ساہیوال، ادارہ ریسرچ تمباکو یوسف والا کا رقبہ و دیگر تفصیلات

*4394: رانا بابر حسین: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ادارہ ریسرچ تمباکو یوسف والا ساہیوال کب کتنے رقبہ پر قائم کیا گیا؟

(ب) اس ادارے کے پاس اس وقت کتنی زمین ہے؟

(ج) کتنی ادارہ کے پاس ہے اور کتنی مختلف لوگوں کو کس کس مقصد کیلئے فراہم کی گئی ہے؟

(د) اس ادارے کے قیام کے اغراض و مقاصد کیا ہیں؟

(ہ) اس ادارہ کی سال 07-2006، 08-2007 اور 09-2008 کی آمدن اور اخراجات بیان کریں؟

(تاریخ وصولی 8 اکتوبر 2009 تاریخ ترسیل 13 نومبر 2009)

جواب

وزیرزراعت

(الف) ادارہ ریسرچ تمباکو یوسف والا ساہیوال، سال 79-1978 کو ساہیوال میں قائم ہوا، اس کا کل رقبہ 16 ایکڑ 2 کنال 12 مرلے ہے- اب یہ ادارہ تحقیقات آلو میں تبدیل ہو چکا ہے-

(ب) اس ادارے کے پاس اس وقت 16 ایکڑ 2 کنال 12 مرلے زمین ہے-

(ج) تمام رقبہ ادارہ کے پاس ہے-

(د) 1- تمباکو کی زیادہ پیداواری صلاحیت کی حامل اگیتی، کیڑے، بیماریوں کے خلاف قوت مدافعت اور ناموافق موسمی حالات کی برداشت رکھنے والی اقسام کی دریافت:-

2- تمباکو کی موجودہ اور نئی اقسام کی کم لاگت پیداواری ٹیکنالوجی کی دریافت

3- تمباکو کی کوالٹی کے اجزائی عناصر کا تجزیہ (نکوٹین، نشاستہ، پوٹاش کلورائیڈ)

4- تمباکو خشک کرنے کے مراحل کا معیار مقرر کرنا-

5- تمباکو کی منظور شدہ اقسام اور پیداواری ٹیکنالوجی کا بلحاظ علاقائی مطابقت تعارف کروانا-

(ہ) آمدن اور اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے:-

سال	آمدن	اخراجات
2006-07	2 لاکھ 12 ہزار 633 روپے (212633)	43 لاکھ 65 ہزار 728 روپے (4365728)
2007-08	2 لاکھ 97 ہزار 322 روپے (297322)	43 لاکھ 26 ہزار 65 روپے (4326065)
2008-09	3 لاکھ 63 ہزار 998 روپے (363998)	45 لاکھ 85 ہزار 297 روپے (4585297)

کوئی بھی زرعی تحقیقاتی ادارہ نان کمرشل اور لمبا عرصہ (Long term process) کی بنیاد پر قائم کیا جاتا ہے اور تحقیقات کی بنا پر جب کسی فصل کی نئی اقسام تیار کر کے منظور کی جاتی ہیں تو اس سے ملکی معیشت پر خاطر خواہ مثبت اثرات پڑتے ہیں-

(تاریخ وصولی جواب 3 دسمبر 2010)

ساہیوال،ادارہ ریسرچ تمباکو یوسف والا میں ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیلات

*4395:رانا بابر حسین: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) ادارہ ریسرچ تمباکو یوسف والا ساہیوال میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں ان کے نام، عہدہ، گریڈ، پتہ جات بتائیں؟

(ب) ان ادارہ کو حکومت کی طرف سے سال 08-2007 اور 09-2008 کے دوران کتنی رقم سالانہ کس کس مقصد کیلئے فراہم کی گئی؟

(ج) ان سالوں کے دوران کتنی رقم ریسرچ پر خرچ ہوئی اور کتنی رقم ملازمین کی تنخواہوں / ٹی اے / ڈی اے پر خرچ ہوئی؟

(د) ریسرچ پر خرچ کردہ رقم کن کن منصوبوں پر خرچ ہوئی؟

(ہ) مذکورہ عرصہ میں کتنی رقم سرکاری گاڑیوں کے پیٹرول / ڈیزل / مرمت پر خرچ ہوئی یہ گاڑیاں کس کس کے زیر استعمال ہیں؟

(و) مذکورہ عرصہ میں کتنی رقم ادارہ کے سربراہ کے دفتر کی تنزئین و آرائش پر خرچ ہوئی، کتنی رقم بجلی / ٹیلی فون / دیگر یوٹیلٹی بلز پر خرچ ہوئی؟

(ز) مذکورہ عرصہ میں کتنی رقم ادارہ ھذا کے سربراہ کو ٹی اے / ڈی اے کی مد میں ادا کی گئی؟

(تاریخ وصولی 8 اکتوبر 2009 تاریخ ترسیل 13 نومبر 2010)

جواب

وزیر زراعت

(الف) ادارہ ریسرچ تمباکو یوسف والا میں ملازمین کی کل تعداد 25 ہے۔ جن کی عہدہ، گریڈ اور پتہ جات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس ادارہ کو حکومت کی طرف سے سال 08-2007 اور 09-2008 میں کل 89 لاکھ 11 ہزار 362 روپے (8911362) فراہم کئے گئے۔ تفصیل درج ذیل ہے:-

سال 08-2007	فراہم کردہ رقم	43 لاکھ 26 ہزار 65 روپے (4326065)
سال 09-2008	فراہم کردہ رقم	45 لاکھ 85 ہزار 297 روپے (4585297)

حکومت کی طرف سے فراہم کردہ رقم تمباکو کی مختلف نئی اقسام دریافت کرنے کے لئے خرچ کی گئی۔

(ج) مذکورہ سالوں کے دوران ریسرچ پر کل رقم 11 لاکھ 43 ہزار روپے (1143000)، تنخواہوں پر کل رقم 76 لاکھ 79 ہزار 132 روپے (7679132) اور ٹی اے، ڈی اے کی مد میں کل رقم 89 ہزار 230 روپے (89230) خرچ ہوئی، تفصیل درج ذیل ہے:-

سال2007-08	برائے ریسرچ	5لاکھ62ہزار93روپے(562093)
	برائے تنخواہ	36لاکھ81ہزار202روپے(3681202)
	برائے ٹی اے	82ہزار770روپے(82770)
سال2008-09	برائے ریسرچ	5لاکھ80ہزار907روپے(580907)
	برائے تنخواہ	39لاکھ97ہزار930روپے(3997930)
	برائے ٹی اے	6ہزار460روپے(6460)

(د) 1-تمباکو کی نئی اقسام دریافت کرنے پر خرچ ہوئی۔

2-تیلدار اجناس کی اقسام کے اضافی تجربات کرنے پر خرچ ہوئی۔

(ہ) مذکورہ عرصہ میں ڈیزل کی مد میں کل رقم 2لاکھ53ہزار954روپے(253954)اور مرمت کی مد میں کل رقم 34ہزار741روپے(34741)خرچ ہوئی، تفصیل درج ذیل ہے:-

سال2007-08	برائے ڈیزل	ایک لاکھ34ہزار روپے(134000)
	برائے مرمت	24ہزار871روپے(24871)
سال2008-09	برائے ڈیزل	ایک لاکھ19ہزار954روپے(119954)
	برائے مرمت	19ہزار870روپے(19870)

صرف ایک گاڑی نسان پک اپ نائب ماہر تمباکو کے زیر استعمال ہے۔

(و) مذکورہ عرصہ کے دوران تزئین وآرائش پر کوئی رقم خرچ نہیں ہوئی جب کہ آفس ایریا کی بجلی کے بلوں کی مد میں کل رقم 2لاکھ70ہزار123روپے(270123)اور ٹیلی فون کی مد میں 26ہزار199 روپے(26199)خرچ ہوئے۔ تفصیل درج ذیل ہے:-

سال2007-08	برائے بل بجلی آفس ایریا	ایک لاکھ40ہزار600روپے(140600)
	برائے بل ٹیلی فون	16ہزار991روپے(16991)
سال2008-09	برائے بل بجلی آفس ایریا	ایک لاکھ29ہزار523روپے(129523)
	برائے بل ٹیلی فون	9ہزار208روپے(9208)

(ز) مذکورہ عرصہ کے دوران ٹی اے/ڈی اے کی مد میں کل رقم 43ہزار555روپے (43555)خرچ ہوئی۔ تفصیل درج ذیل ہے:-

سال2007-08	برائے ٹی اے/ڈی اے	31ہزار45روپے(31045) (یہ رقم سربراہ کوٹرانسفر ٹی اے کی مد میں دی گئی)
سال2008-09	برائے ٹی اے/ڈی اے	12ہزار510روپے(12510)

(تاریخ وصولی جواب3دسمبر2010)

ضلع راولپنڈی، محکمہ کے پاس موجود مشینری کی تفصیلات

*4607:انجینئر قمرالاسلام راجہ: کیاوزیرزراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ زراعت ضلع راولپنڈی کے پاس زمین کوکٹاؤ سے روکنے اور قابل کاشت بنانے کے لئے کل کتنی مشینری موجود ہے اوراس میں سے کتنی مشینری اس وقت کارآمد ہے؟

(ب) مذکورہ شعبے میں ضلع راولپنڈی میں کل کتنا عملہ تعینات ہے اوران کی گریڈ وائز تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) کیاحکومت اس ناکارہ مشینری کوکارآمد بنانے کاکوئی ارادہ رکھتی ہے اس کی مرمت میں کیامشکلات حائل ہیں؟

(تاریخ وصولی28اکتوبر2009 تاریخ ترسیل15دسمبر2009)

جواب

وزیرزراعت

(الف) محکمہ زراعت فیلڈ ونگ کے زیرانتظام ضلع راولپنڈی میں زمین کے کٹاؤکوروکنےاور قابل کاشت بنانے کے لئے30عدد بلڈوزر موجود ہیں ان میں سے3عدد بلڈوزر زیرمرمت ہیں اور27عدد بلڈوزر کارآمد ہیں اوراس وقت فیلڈ میں چل رہے ہیں۔

(ب) محکمہ زراعت فیلڈ ونگ کے زیرانتظام زرعی انجینئر فیلڈ راولپنڈی اور زرعی انجینئر تحفظ اراضیات اپنے دیگر عملہ کے ساتھ راولپنڈی ڈویژن میں چلنے والی مشینری پر تعینات ہیں جن کی گریڈ وائز تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اس ضمن میں گزارش ہے کہ ضلع راولپنڈی میں زمینی کٹاؤکوروکنے کے لیے تمام مشینری کارآمد ہے۔صرف3عدد بلڈوزر زیرمرمت ہیں جوکہ جلد ہی مرمت ہوکر فیلڈ میں کام کرنا شروع کردیں گے۔ مرمت کے لیے تمام ضروری وسائل دستیاب ہیں اور کوئی مشکل حائل نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب یکم جون2010)

شعبہ شماریات محکمہ زراعت کی پرائیویٹائزیشن پر عوامی تحفظات

***4633: الحاج محمد الیاس چنیوٹی:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ زراعت شعبہ شماریات پنجاب جو 1957 میں قائم ہوا تھا کو حکومتی سرپرستی سے محروم کرکے ایک برطانوی ادارے ڈفڈ (DFID) کی کنٹریکٹ فرم آکسفورڈ پالیسی مینجمنٹ (OPM) کی سٹڈی کی روشنی میں پرائیوٹائز کیا جارہا ہے اور تقریباً 500 ملازمین کو بے روزگار کرنے کی ایک سعی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ قومی اہمیت کے اس ادارہ کو جو کہ صوبائی اور وفاقی سطح پر اکنامک اور پلاننگ کے لئے درست اور مصدقہ اعداد و شمار مہیا کرتا ہے، حکومتی سرپرستی سے محروم کرنے سے حکومت ایک بہت بڑے اثاثہ سے محروم ہو جائے گی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت پنجاب کے سالانہ بجٹ کی بنیاد اس ادارہ کے اعداد و شمار پر ہوتی ہے اور اس ادارہ کی طرف سے سالانہ چھپنے والی بک پنجاب ڈویلپمنٹ سٹیٹسٹکس (Statistics) صوبائی سطح پر آئندہ بہتر منصوبہ بندی کے لئے مفید ثابت ہوئی؟

(د) اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ ادارہ کو اپنی سرپرستی میں رکھنے کا ارادہ رکھتی ہے نہیں تو کیوں، نیز ادارہ ہذا کے 500 ملازمین کے بارے میں حکومت نے کیا لائحہ عمل اختیار کیا ہے اس بارے میں بھی ایوان کو تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 29 اکتوبر 2009 تاریخ ترسیل 26 نومبر 2009)

جواب

وزیر زراعت

(الف) یہ درست نہ ہے۔ محکمہ زراعت شعبہ شماریات نے برطانوی ادارے ڈفڈ (DFID) کے ساتھ کچھ فنی مسائل کے بارے میں مشاورت کی تھی لیکن محکمہ شعبہ شماریات کو پرائیویٹائز کرنے کی کوئی تجویز زیر غور نہیں ہے۔

(ب) محکمہ ہذا کو پرائیویٹائز کرنے کی تجویز زیر غور نہیں ہے۔

(ج) جی ہاں یہ درست ہے۔

(د) محکمہ ہذا کو پرائیویٹائز کرنے کی کوئی تجویز زیر غور نہیں ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 27 جنوری 2010)

پنجاب میں سبزیوں کی گریڈنگ، پیکنگ، مارکیٹنگ کے لئے سنٹرز بنانے کی تفصیلات

4652*: جناب محمد یار ہراج: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت، پنجاب میں سبزیوں کی گریڈنگ، دھلائی، پیکنگ اور مارکیٹنگ کے لئے سنٹرز قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کتنے سنٹر کہاں کہاں قائم کئے جائیں گے، تفصیل بتائی جائے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت کی سرپرستی میں پھلوں اور سبزیوں کو خشک کرنے کیلئے ڈی ہائیڈریشن یونٹس قائم کئے جانے کا امکان ہے، اگر ہاں تو یہ یونٹس کس کس جگہ اور کتنی لاگت سے قائم ہوں گے، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 30 اکتوبر 2009 تاریخ ترسیل 14 دسمبر 2009)

جواب

وزیر زراعت

(الف) جی ہاں! محکمہ زراعت سبزیوں کی گریڈنگ، دھلائی، پیکنگ اور مارکیٹنگ کی سہولیات زیادہ سبزیاں پیدا کرنے والے اضلاع میں کاشتکار تنظیموں کو 80:20 فیصد کی شراکتی بنیادوں پر دینے کے لیے غور کر رہا ہے لیکن یہ منصوبہ تیاری کے ابتدائی مراحل میں ہے اس لئے اسکی حتمی منظوری کے بغیر کچھ کہنا قبل از وقت ہو گا۔

(ب) جی نہیں! ایسا کوئی منصوبہ زیر غور نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب یکم جون 2010)

سال 2009، سپر باسمتی چاول کے ریٹ کی تفصیلات

4678*: محترمہ نسیم لودھی: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حکومت پنجاب نے سال 2009ء میں سپر باسمتی چاول کو کس حساب سے کسانوں سے خریدا؟

(ب) صوبہ پنجاب میں سال 2009ء کے دوران چاولوں کی کتنی اقسام کو کاشت کیا گیا؟

(تاریخ وصول 30 اکتوبر 2009 تاریخ ترسیل 19 دسمبر 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) حکومت پنجاب نے سال 2009 میں سپر باسمتی 1250 روپے فی 40 کلو گرام کی قیمت سے خریدا۔

(ب) صوبہ پنجاب میں سال 2009ء کے دوران چاول کی مندرجہ ذیل منظور شدہ اقسام کو کاشت کیا گیا۔

* سپر باسمتی
* باسمتی 385
* باسمتی 2000
* اری 6

(تاریخ وصولی جواب یکم جون 2010)

گندم کی کاشت بڑھانے کے لئے اٹھائے گئے اقدامات کی تفصیلات

*4914: چودھری ظہیر الدین خاں: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) حکومت گندم کی کاشت بڑھانے اور مقررہ اہداف پورے کرنے کے لئے صاف ستھرے صحت مند بیج اور کھادوں کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لئے کون سے خصوصی اقدامات اٹھا رہی ہے، تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ب) حکومت جعلی اور ملاوٹ شدہ زرعی ادویات کی فروخت کو روکنے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(تاریخ وصولی 17 نومبر 2009 تاریخ ترسیل 5 جنوری 2010)

جواب

وزیر زراعت

(الف) گندم کی پیداوار کو بڑھانے کے لئے حکومت پنجاب نے مندرجہ ذیل اقدامات اٹھائے ہیں:۔

❖ پنجاب سیڈ کارپوریشن کے 18 سیل پوائنٹ پنجاب بھر میں کھولے گئے ہیں جو اس وقت کسانوں کو درج ذیل اضلاع میں معیاری بیج فراہم کر رہے ہیں۔

اٹک، پپلاں، سرگودھا، جھنگ، فیصل آباد، گوجرانوالہ، لاہور، ساہیوال، چشتیاں، وہاڑی، خانیوال، ملتان، ڈی جی خان، لیہ، بھکر، بہاول پور، لودھراں اور رحیم یار خان

❖ پنجاب بھر میں اس وقت پنجاب سیڈ کارپوریشن کے 1761 نجی ڈیلرز کسانوں کو معیاری بیج فراہم کر رہے ہیں۔

❖ تحصیل و مرکز کی سطح پر محکمہ زراعت کی طرف سے گندم کی پیداوار بڑھانے کے لئے نمائشی پلاٹ لگائے جاتے ہیں جس کے ذریعے پیداواری ٹیکنالوجی سے کسانوں کو عملی طور پر آگاہ کیا جاتا ہے۔

❖ کھاد بنانے والی کمپنیوں کی جانب سے تمام اضلاع کو روزانہ مہیا کی جانے والی کھاد کی متعلقہ ضلع کو فراہمی کو یقینی بنایا جاتا ہے اور تمام اضلاع کے متعلقہ آفیسر بھی کھاد کی دستیابی کا مکمل ریکارڈ رکھتے ہیں۔

❖ صوبہ پنجاب سے دوسرے صوبوں کو کھادوں کی غیر قانونی ترسیل روکنے کے لئے بھرپور اقدامات کئے جا رہے ہیں۔

❖ TCP (ٹریڈنگ کارپوریشن آف پاکستان) کے ذریعے باہر کے ملکوں سے کھاد کی درآمد کو بروقت یقینی بنایا جاتا ہے۔

(ب) حکومت پنجاب اپنے قانونی دائرہ اختیار میں رہتے ہوئے غیر معیاری زرعی ادویات کی روک تھام کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات کر رہی ہے:۔

❖ غیر معیاری زرعی ادویات کا کاروبار کرنے والے کاروباری حضرات کے خلاف بلاتمیز قانونی کارروائی کی جاتی ہے۔

❖ ضلع کی سطح پر ٹال فری کنٹرول لائن 0800-02200 کی تشہیر کی جاتی ہے تاکہ جعلی زرعی ادویات کی اطلاع پر فوری کارروائی عمل میں لائی جاسکے۔اس کے علاوہ پیسٹیسائیڈز کے تجزیہ کو تین دن کے اندر یقینی بنایا جاتا ہے۔کیمیائی تجزیہ میں اگر کھاد یا کیمیکل ملاوٹ شدہ ثابت ہو جائے تو فوری طور پر متعلقہ تھانہ میں حسب قانون ایف آئی آر درج کروائی جاتی ہے۔

ان کاوشوں کے نتیجے میں ملاوٹ کی شرح 18.7 فیصد سے کم ہو کر 2.47 فیصد رہ گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 12 جون 2010)

زراعت میں پی ایچ ڈی کرنے والے افراد کی تفصیلات

*5001: انجینئر قمر الاسلام راجہ: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) صوبہ پنجاب میں زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کے علاوہ کتنی یونیورسٹیوں میں زراعت کے کسی شعبے میں پی ایچ ڈی کروائی جاتی ہے نیز پنجاب میں گزشتہ دو برسوں میں کل کتنے افراد نے زراعت میں پی ایچ ڈی کی؟

(ب) زراعت میں پی ایچ ڈی کے لئے اندرون ملک اور بیرون ملک کتنے سکالرشپ صوبائی حکومت کی طرف سے دیئے جاتے ہیں اور کیا حکومت ان میں اضافہ کا کوئی ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 19 نومبر 2009 تاریخ ترسیل 4 جنوری 2010)

جواب

وزیرزراعت

(الف) صوبہ پنجاب میں زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کے علاوہ بارانی یونیورسٹی راولپنڈی میں بھی زراعت کے مختلف شعبوں میں پی ایچ ڈی کروائی جاتی ہے۔ دونوں زرعی یونیورسٹیوں میں گزشتہ دو برسوں میں کل 150 افراد نے پی ایچ ڈی مکمل کی جن کی علیحدہ علیحدہ تفصیل اس طرح ہے۔

سال	زرعی یونیورسٹی فیصل آباد	بارانی یونیورسٹی راولپنڈی	میزان
2008	57	3	60
2009	78	12	90
میزان	135	15	150

(ب) کسی بھی زرعی یونیورسٹی کے طلباء کو زراعت میں پی ایچ ڈی کے لئے اندرون یا بیرون ملک کوئی سکالرشپ صوبائی حکومت کی طرف سے نہیں دیا جا رہا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب یکم جون 2010)

پلسز ریسرچ انسٹیٹیوٹ فیصل آباد کا قیام و دیگر تفصیلات

*5085: خواجہ محمد اسلام: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پلسز ریسرچ انسٹیٹیوٹ AARI، فیصل آباد کب قائم ہوا اس کے قیام کے مقاصد کیا تھے؟

(ب) سال 08۔2007 اور 09-2008 کے دوران کتنی رقم کس کس مد کے لئے فراہم کی گئی؟

(ج) اس میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں ان کے نام، عہدہ، گریڈ بتائیں؟

(د) اس انسٹیٹیوٹ میں کس پر ریسرچ کی جا رہی ہے اور ان دو سالوں کے دوران کتنی رقم ریسرچ پر خرچ ہوئی؟

(ہ) اس انسٹی ٹیوٹ میں کتنی گاڑیاں ہیں، ان گاڑیوں کے ان دو سالوں کے اخراجات کی تفصیل سے آگاہ کریں؟

(و) کیا حکومت اس ریسرچ انسٹیٹیوٹ کی کارکردگی سے مطمئن ہے؟

(تاریخ وصولی 26 نومبر 2009 تاریخ ترسیل 2 جنوری 2010)

جواب

وزیرزراعت

(الف) 1938 میں سیریل سیکشن (Cereal Section) میں دالوں کی تحقیق پر کام شروع ہوا۔ 1971 میں پلسز سیکشن خود مختار ہو گیا اور پھر 1982 میں تحقیقاتی ادارہ برائے دالیں بن گیا۔

اغراض ومقاصد

- ❖ دالوں کی فصلوں کی نئی اقسام بنانا جن کی پیداواری صلاحیت بہتر ہو۔بیماریوں اور موسمی اثرات کے خلاف قوت مدافعت ہو۔تھوڑے عرصہ میں پکنے والی ہوں اوران کی کوالٹی بھی بہتر ہو۔
- ❖ پوری پیداواری صلاحیت حاصل کرنے کے لئے بہتر پیداواری ٹیکنالوجی روشناس کروانا۔
- ❖ دالوں کی فصلوں کو زیادہ سے زیادہ اگانے کی ترغیب دینا۔

(ب) سال2007-08اور2008-09 کے دوران تنخواہوں،آپریشنل فنڈاور گاڑیوں کی مرمت اور دیگر آلات کی مدات میں کل 4کروڑ9لاکھ 63ہزارروپے فراہم کئے گئے۔ان کی علیٰحدہ علیٰحدہ تفصیل اس طرح سے ہے۔

تنخواہیں:۔

(2007-08)		ایک کروڑ55لاکھ 64ہزارروپے
(2008-09)		ایک کروڑ80لاکھ 13ہزارروپے
	کل:	3کروڑ35لاکھ 77ہزارروپے

آپریشنل فنڈ:

(2007-08)		25لاکھ 22ہزارروپے
(2008-09)		42لاکھ 75ہزارروپے
	کل:	67لاکھ 97ہزارروپے

مرمت گاڑیاں اور دیگر آلات:

(2007-08)		2لاکھ 94ہزارروپے
(2008-09)		2لاکھ 95ہزارروپے
	کل:	5 لاکھ 89ہزارروپے

(ج) پلسز ریسرچ انسٹیٹیوٹ میں کل 92ملازمین کام کرتے ہیں جن میں سے 15ملازمین گزٹیڈ اور 77معاون نان گزٹیڈ ملازمین ہیں۔یہ ملازمین فیصل آباد،سیالکوٹ،شیخوپورہ،کلورکوٹ اور رکھ اترا میں کام کررہے ہیں۔تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) اس ادارہ میں دیسی چنے،کابلی چنے،مسور،مونگ،ماش،خشک مٹر اور لوبیا وغیرہ کی فصلوں پر تحقیقاتی کام ہورہاہے۔ان دو سالوں میں کل 3کروڑ80لاکھ 21ہزارروپے کی رقم ریسرچ پر خرچ ہوئی۔

(ہ) ادارہ ہذا کے پاس کل 6 گاڑیاں ہیں۔دو سالوں میں ان گاڑیوں پر کل 3 لاکھ 89 ہزار 272 روپے خرچ کئے گئے۔ان میں مالی سال 08-2007 میں 96 ہزار 711 روپے اور مالی سال 09-2008 میں 2 لاکھ 92 ہزار 561 روپے خرچ ہوئے۔

(و) جی ہاں، حکومت پلسز ریسرچ انسٹیٹیوٹ کی کارکردگی سے مطمئن ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 3 دسمبر 2010)

ضلع وہاڑی، محکمہ کے شعبہ جات کی تعداد و دیگر تفصیلات

*5135: سردار خالد سلیم بھٹی: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ زراعت ضلع وہاڑی میں کون کون سے شعبہ جات کام کر رہے ہیں ان شعبہ جات کے انچارج صاحبان کے نام، عہدہ، گریڈ بتائیں؟

(ب) ہر شعبہ کو سال 08۔2007 اور 09۔2008 کے دوران کتنی رقم مد وائز وصول ہوئی؟

(ج) کتنی رقم سے کسانوں کی فلاح و بہبود کیلئے کون کون سے منصوبہ جات مکمل کئے گئے ان کے نام اور تخمینہ لاگت بتائیں؟

(د) کتنے اور کون کون سے منصوبہ جات ابھی زیر تکمیل ہیں یہ کب تک مکمل ہوں گے اور ان کے لئے کتنی رقم درکار ہوگی؟

(تاریخ وصولی 8 دسمبر 2009 تاریخ ترسیل 20 جنوری 2010)

جواب

وزیر زراعت

(الف) ضلع وہاڑی میں محکمہ زراعت کے مندرجہ ذیل ذیلی دفاتر کام کر رہے ہیں:-

نمبر شمار	نام شعبہ جات	ذیلی دفاتر	نام انچارج	عہدہ	گریڈ
1	ڈائریکٹر جنرل ریسرچ	کاٹن ریسرچ سٹیشن، وہاڑی	خالد محمود	ماہر کپاس (کاٹن باٹنسٹ)	18+165
		سوائل اینڈ واٹر ٹیسٹنگ لیبارٹری، گورنمنٹ سیڈ فارم وہاڑی	محمد اشرف	ڈسٹرکٹ آفیسر سوائل فرٹیلیٹی	18
2	ڈائریکٹر جنرل اصلاح آبپاشی	واٹر مینجمنٹ وہاڑی	محمد گلزار خلجی	ڈسٹرکٹ آفیسر واٹر مینجمنٹ	18

3	ڈائریکٹر جنرل فیلڈ	زرعی انجینئرنگ وہاڑی	کیوان قدر عزیز	اسسٹنٹ ایگریکلچرل انجینئر (فیلڈ اینڈ ورکشاپ) وہاڑی	17
			عبدالغفور	اسسٹنٹ ایگریکلچرل انجینئر (ویل ڈرلنگ) وہاڑی	17
4	ڈائریکٹر جنرل توسیع	شعبہ توسیع وہاڑی	شہزار صابر	ایگزیکٹو ڈسٹرکٹ آفیسر زراعت (توسیع) وہاڑی	18
			رانا احمد منیر	ڈسٹرکٹ آفیسر زراعت (توسیع) وہاڑی	18
5	ڈائریکٹر جنرل پیسٹ وارننگ اینڈ کوالٹی کنٹرول آف پیسٹی سائیڈز	(پلانٹ پروٹیکشن) وہاڑی	چودھری محمد اشرف	اسسٹنٹ ڈائریکٹر (پلانٹ پروٹیکشن) وہاڑی	18

(ب) ان شعبہ جات کی سال 08-2007 اور 09-2008 میں مدوائز وصول شدہ رقم کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) محکمہ زراعت وہاڑی کے ذیلی دفاتر میں جو منصوبہ جات مکمل کئے گئے ان کے نام اور تخمینہ لاگت اس طرح سے ہیں:-

1۔ڈائریکٹر جنرل ریسرچ

کاٹن ریسرچ اسٹیشن وہاڑی کپاس کی قسم FVH-53 1998

-ایضا- VH-289

سوائل اینڈ واٹر ٹیسٹنگ لیبارٹری 08-2007 مٹی کے نمونہ جات 9505 پانی کے نمونہ جات 602

09-2008 مٹی کے نمونہ جات 9555 پانی کے نمونہ جات 732

2-ڈائریکٹر جنرل اصلاح آبپاشی

2007-08 تعمیر کھالہ جات 115 لاگت 7 کروڑ 50 لاکھ 38 ہزار 500 روپے

2008-09 تعمیر کھالہ جات 41 لاگت 3 کروڑ 14 لاکھ 45 ہزار 720 روپے

3- ڈائریکٹر جنرل فیلڈ

اسسٹنٹ ایگریکلچرل انجنیئر (فیلڈ ورکشاپ)

ہمواری زمین کے لئے رعائیتی نرخوں پر مہیا کئے گئے ٹریکٹر 11 عدد

2007-08 اور 2008-09 ناہموار رقبہ کو ہموار بنایا 4100 ایکڑ

اسسٹنٹ ایگریکلچرل انجنیئر (ویل ڈرلنگ)

2007-08 اور 2008-09 رعائیتی نرخوں پر فراہم کردہ ٹیوب ویل 137 عدد

4-ڈائریکٹر جنرل توسیع

سال	نام ذیلی دفتر	مدات	وصول شدہ رقم (روپوں میں)	کل بجٹ (روپوں میں)
2007-08	شعبہ توسیع، وہاڑی	وہاڑی میں بیالوجیکل لیبارٹری کا قیام مینجنگ بوریوالہ سٹرینوائرس آف کاٹن کمیونٹی انٹیگریٹیڈ پیسٹ مینجمنٹ (CIMP)	4 لاکھ 22 ہزار ایک لاکھ 53 ہزار 19 لاکھ 13 ہزار 300	24 لاکھ 88 ہزار 300
2008-09		سرکاری رقبہ پر گندم کی کاشت مہم فصل گندم	2 لاکھ 47 ہزار 500 29 لاکھ 70 ہزار	32 لاکھ 17 ہزار 500

(د) محکمہ زراعت وہاڑی کے ذیلی دفاتر میں جو منصوبہ جات زیر تکمیل ہیں ان کی تفصیل اس طرح سے ہے:-

1-ڈائریکٹر جنرل ریسرچ

مذکورہ بالا شعبہ کے دونوں ذیلی دفاتر میں کوئی ترقیاتی منصوبہ زیر تکمیل نہیں ہے۔

2-ڈائریکٹر جنرل اصلاح آبپاشی

مذکورہ بالا شعبہ کے ذیلی دفتر کے دونوں سالوں کے دوران کوئی منصوبہ زیر تکمیل نہیں ہے۔

3-ڈائریکٹر جنرل فیلڈ

مذکورہ بالا شعبہ کے ذیلی دفاتر کے پاس موجود مشینری اپنی عمر پوری کر چکی ہے اس لئے اپنے 10303 ایکڑ بنجر رقبہ کو قابل کاشت بنانے کے لئے دونوں سالوں کے دوران 100 عدد نئے بلڈوزر خریدنے کا منصوبہ منظوری کے لئے حکام بالا کو بھجوایا ہوا ہے۔

4۔ڈائریکٹر جنرل توسیع

سال	شعبہ	نام زیر تکمیل منصوبہ جات	لاگت (روپوں میں)	کل رقم (روپوں میں)
2008-09	شعبہ توسیع، وہاڑی	گرین ٹریکٹر سبسڈی سکیم گندم کی پیداوار بڑھا کر تحفظ خوراک کو یقینی بنانا سبزیات کی پیداوار کے لئے ٹنل ٹیکنالوجی کی ترویج	6 کروڑ 30 لاکھ 40 لاکھ 86 ہزار 250 40 لاکھ 57 ہزار 800	7 کروڑ 11 لاکھ 44 ہزار 50

(تاریخ وصولی جواب 10 اکتوبر 2010)

تحصیل بھلوال، مارکیٹ کمیٹیوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*5152: محترمہ زوبیہ رباب ملک: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) بھلوال تحصیل کی حدود میں کتنی مارکیٹ کمیٹیاں کس کس جگہ ہیں؟

(ب) ہر مارکیٹ کمیٹی کے چیئرمین / ایڈمنسٹریٹر کا نام و پتہ بتائیں؟

(ج) ان چیئرمین / ایڈمنسٹریٹر کا چناؤ کون کرتا ہے اور ان کا طریق کار کیا ہے؟

(د) ان کو کیا کیا سہولیات فراہم کی جاتی ہیں؟

(ہ) ہر مارکیٹ کمیٹی کے پاس کتنی گاڑیاں ہیں، ان کے نمبر اور ماڈل بتائیں؟

(و) ان گاڑیوں کے سال 08-2007 اور 09-2008 کے اخراجات بتائیں؟

(تاریخ وصولی 09 دسمبر 2009 تاریخ ترسیل 25 جنوری 2010)

جواب

وزیر زراعت

(الف) تحصیل بھلوال کی حدود میں دو مارکیٹ کمیٹیاں ہیں۔

1۔مارکیٹ کمیٹی بھلوال (بھلوال شہر)

2۔مارکیٹ کمیٹی پھلرواں (پھلرواں)

(ب) نام مارکیٹ کمیٹی	نام ایڈمنسٹریٹر	پتہ
بھلوال	شیخ الطاف سعید	لالہ زار بھلوال
پھلرواں	راناغلام سرور	مکان نمبر108، گلی جھل پانی محلہ پھکوالی میانی تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا

(ج) ان ایڈمنسٹریٹر کی تقرری حکومت پنجاب بذریعہ محکمہ زراعت بروئے پنجاب زرعی پیداوار مارکیٹس آرڈیننس 1978 سیکشن 33 کے تحت کرتی ہے۔حکومت کی پالیسی کے مطابق ایڈمنسٹریٹر کی تعیناتی عام پبلک کے ساتھ ساتھ محکمہ کے سرکاری افسران میں سے بھی کی جاسکتی ہے۔جبکہ چیئرمین کی تقرری تشکیل شدہ مارکیٹ کمیٹی کے ممبران میں سے بذریعہ انتخاب پنجاب زرعی پیداوار مارکیٹس (جنرل) رولز 1979 کے قاعدہ 12 کے تحت ہوتی ہے جو مارکیٹ کمیٹی کے پہلے اجلاس میں کی جاتی ہے۔

(د) سرکاری ایڈمنسٹریٹر مارکیٹ کو 800 روپے، سیاسی ایڈمنسٹریٹر مارکیٹ کمیٹی کو 250 روپے اور چیئرمین مارکیٹ کمیٹی کو 1000 روپے ماہانہ بطور اعزازیہ دیا جاتا ہے۔اس کے علاوہ اگر مارکیٹ کمیٹی کے پاس گاڑی ہو تو چیئرمین / ایڈمنسٹریٹر مارکیٹ کمیٹی دفتری امور سرانجام دینے کے لئے اس کا استعمال کرتا ہے۔

(ہ) مارکیٹ کمیٹی بھلوال کے پاس ایک گاڑی ہے جس کا ماڈل سوزوکی جیپ پوٹھوہار 2005 ہے۔گاڑی نمبر SLG6449 ہے مارکیٹ کمیٹی پھلرواں کے پاس کوئی گاڑی نہ ہے۔

(و) مارکیٹ کمیٹی بھلوال کے زیر استعمال گاڑی کے دونوں سالوں 08۔2007 اور 09۔2008 کے پٹرول اور مرمت کے کل اخراجات 3 لاکھ 2 ہزار 261 روپے ہیں۔سال وار تفصیل اس طرح سے ہے۔

مارکیٹ کمیٹی بھلوال	08۔2007	پٹرول اور مرمت	ایک لاکھ 30 ہزار 238 روپے
	09۔2008	-ایضاً-	ایک لاکھ 72 ہزار 29 روپے

<u>(تاریخ وصولی جواب 3 دسمبر 2010)</u>

سال 2007 اور 2008 کے دوران چاول کی نئی قسم دریافت کرنے کی تفصیلات

*5182: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

محکمہ زراعت نے سال 2007 اور 2008 میں سپر کرنل چاول کی کوئی نئی قسم دریافت کی ہے، اگر ہاں تو تفصیل فراہم کریں؟

(تاریخ وصولی 10 دسمبر 2009 تاریخ ترسیل 16 جنوری 2010)

جواب

وزیر زراعت

زرعی تحقیقاتی ادارہ دھان کالا شاہ کاکو نے سال 2007 اور 2008 میں باسمتی 515 تیار کی ہے اور ٹیسٹنگ کے تمام مراحل مکمل کرنے کے بعد عام کاشت کی منظوری کے لئے کیس تیار کر لیا ہے۔ جو ورائٹی ایویلوایشن کمیٹی (Variety Evaluation Committee) سے منظوری کے بعد کاشتکاروں کو مہیا کر دیا جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب یکم جون 2010)

پنجاب ایگریکلچر مارکیٹنگ کمپنی کا قیام و دیگر تفصیلات

*5266: میاں نصیر احمد: کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب کے محکمہ زراعت کا ایک ذیلی ادارہ PAMCO (پنجاب ایگریکلچر مارکیٹنگ کمپنی) ہے تو اس ادارے کا کام کیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ PAMCO نے صوبہ پنجاب کے مختلف شہروں میں کولڈ سٹوریج بنائے ہیں یہ کولڈ سٹوریج سنٹر کن کن شہروں میں بنائے گئے ہیں، ان پر کتنی لاگت آئی ہے، ان میں کون سا فروٹ اور سبزی سٹور کی جاتی ہے، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ PAMCO پنجاب کے مختلف شہروں میں کولڈ سٹوریج سنٹر بنانے کے بعد کسی این جی او یا کسی ادارے کے سپرد کرتا ہے، اگر جواب اثبات میں ہے تو اب تک کون کون سا کولڈ سٹوریج سنٹر کس این جی او یا ادارے کے سپرد کیا گیا ہے اور کون سا کولڈ سٹوریج سنٹر بنانے کے بعد سپرد کیا جائے گا نیز کن شرائط اور معاہدوں کے تحت یہ کیا جا رہا ہے یا کیا جائے گا، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

(تاریخ وصولی 18 دسمبر 2009 تاریخ ترسیل 22 جنوری 2010)

جواب

وزیرزراعت

(الف) جی ہاں یہ درست ہے۔کہ PAMCO حکومت پنجاب محکمہ زراعت کاایک ذیلی ادارہ ہے۔یہ ادارہ پرائیویٹ سیکٹر کے لوگوں کے ذریعے چلایا جاتا ہے اوراس کے تمام کام بورڈآف ڈائریکٹرز کی زیر نگرانی ہوتے ہیں۔PAMCO کے منصوبے پرائیویٹ سیکٹر کے تعاون سے بنائے جاتے ہیں اور وہی ان کو چلاتے ہیں۔اس ادارے کے مقاصد درج ذیل ہیں۔

- پھلوں اور سبزیوں کی مقامی اور بیرون ملک منڈیوں تک رسائی بہتر کرنا۔
- فارم مصنوعات کی کوالٹی بعداز برداشت جدید ٹیکنالوجی سے بہتر بنانا۔
- نئی مصنوعات اور مارکیٹنگ کے شعبہ میں بعد جدید عالمی رجحانات متعارف کروانا۔
- موجودہ زرعی مارکیٹنگ نظام کو جدید خطوط پر استوار کرنا۔
- نئے منصوبہ جات جن میں پھلوں اور سبزیوں کی مارکیٹنگ جدید طریقے سے ہو ان کی کاشت اور بعداز حفاظت اور پھر ان کو بیرون ملک برآمد کے لئے تیار کرنا شامل ہے۔

(ب) ابھی تک صرف لاہور میں 15 کروڑ روپے کی لاگت سے ایک کولڈ سٹور تعمیر کیا گیا ہے جو کہ علامہ اقبال انٹرنیشنل ایئرپورٹ کی حدود میں واقع ہے۔ایک کثیر المقاصد کولڈ سٹور ہونے کی بنأ پر اس میں مختلف پھل، سبزیاں اور گوشت وغیرہ بیک وقت مختلف درجہ حرارت پر محفوظ کئے جاسکتے ہیں تاکہ وہ اپنی قدرتی تازگی کے ساتھ بیرون ملک منڈیوں سے پہنچائے جاسکیں جس سے صوبہ کی مختلف اشیأ کی ساکھ میں بہتری آئے۔

(ج) لاہور کے کولڈ سٹور کا انتظام اور دیکھ بھال ایجیلیٹی (Agility) جو کہ بین الاقوامی لاجسٹکس کمپنی ہے، کے سپرد کیا جاچکا ہے جس کی منظوری PAMCO کے بورڈ آف ڈائریکٹرز نے دی ہے۔ ایجیلیٹی (Agility) لاجسٹکس کمپنی کو تین سال کے لئے لاہور کولڈ سٹور کے آپریشن لیز پر دیئے گئے ہیں۔اس تین سالہ لیز کی مدت 11 نومبر 2009 سے 11 نومبر 2012 تک ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 3 دسمبر 2010)</u>

<u>رحیم یار خان میں آم اور کپاس کی پیداوار بڑھانے کے لئے تحقیقاتی اداروں کی تفصیلات</u>

*5458: محترمہ مائزہ حمید: <u>کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔</u>

(الف) رحیم یار خان میں آم اور کپاس کی پیدوار بڑھانے کیلئے کتنے تحقیقاتی ادارے کام کر رہے ہیں انکے دفاتر کہاں کہاں پر موجود ہیں؟

(ب) ان میں کل کتنا سٹاف کام کر رہا ہے؟

(ج) ان تحقیقاتی اداروں نے 2005 سے آج تک کون کونسی ریسرچ کی ان اداروں کی مجموعی کارکردگی کیا رہی، اسکی مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

(تاریخ وصولی یکم جنوری 2010   تاریخ ترسیل 10 مارچ 2010)

جواب

وزیر زراعت

(الف) رحیم یار خان میں محکمہ زراعت پنجاب کا کوئی ادارہ آم پر تحقیقی کام نہیں کر رہا ہے۔ البتہ رحیم یار خان میں کپاس پر تحقیقات کا ایک مرکز "کاٹن ریسرچ سٹیشن" کے نام سے کام کر رہا ہے جو کہ چک نمبر 101/P ابو ظہبی روڈ پر واقع ہے۔ یہ مرکز تحقیقاتی ادارہ برائے کپاس فیصل آباد کے ماتحت ہے۔

(ب) اس تحقیقی مرکز "کاٹن ریسرچ اسٹیشن رحیم یار خان" میں کل 42 افراد کام کر رہے ہیں۔

(ج) کپاس کے تحقیقی مرکز "کاٹن ریسرچ اسٹیشن رحیم یار خان" کی دریافت کردہ اقسام

RH-620 اور (Bt) RH-625 نے سال 10-2009 میں قومی اور صوبائی سطح پر اہم ترین

تجربات / ٹرائلز میں بہت اچھی پیداواری ہے جو کہ درج ذیل جدول سے ظاہر ہے۔

Provincial Cotton Research Trials		National Coordinated Varietals Trials	
Varieties	Yield (m/ac)	Varieties	Yield (m/ac)
MNH-886	32.0	BH-172	28.0
BH-172	29.6	MNH-814	26.2
FH-113	29.6	RH-620	23.0
MNH-814	28.4	SLH-317	20.7
SLH-317	26.0	FH-941	17.3
VH-280	25.7	FH-942	17.2
FH-941	24.5	CRSM-2007	14.8
RH-625(Bt)	24.0	VH-289	13.4
VH-289	22.3	CIM-496	10.4
CIM-496	22.3		

اس کے علاوہ کپاس کی مزید اقسام آزمائش کے مختلف مراحل میں ہیں جو آئندہ 2 سے 3 سال مطلوبہ ٹرائل مکمل کر لیں گی۔

(تاریخ وصولی جواب 10 جون 2010)

محکمہ اصلاح آبپاشی کے صوبائی دفتر میں گاڑیوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*5544: محترمہ سیمل کامران: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ اصلاح آبپاشی کے صوبائی دفتر میں اس وقت کتنی گاڑیاں ہیں؟

(ب) یہ گاڑیاں کن کن آفیسرز کے زیر استعمال ہیں نیز ان افسران کے نام، عہدہ، گاڑی نمبر اور ماہانہ پٹرول و مرمت کا خرچہ بتائیں؟

(ج) کیا یہ افسران گاڑیاں رکھنے اور استعمال کرنے کے مجاز ہیں نیز ان کی موجودہ ذمہ داریوں کی تفصیل سے معزز ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 13 جنوری 2010 تاریخ ترسیل 6 مارچ 2010)

جواب

وزیر زراعت

(الف) محکمہ اصلاح آبپاشی کے صوبائی دفتر میں اس وقت 14 گاڑیاں ہیں۔

(ب) ان گاڑیوں پر مالی سال 10-2009 میں پٹرول اور مرمت کی مد میں کل 66 لاکھ 44 ہزار 16 روپے خرچ ہوئے۔ افسران کے نام، عہدہ، گاڑیوں کے نمبر اور ماہانہ پٹرول و مرمت کے خرچہ کی علیٰحدہ علیٰحدہ تفصیل کا گوشوارہ ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ج) جی ہاں! یہ گاڑیاں جن افسران کے زیر استعمال ہیں وہ ان کے استعمال کے مجاز ہیں۔ ان افسران کی موجودہ ذمہ داریوں کی تفصیل جزو (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 3 دسمبر 2010)

لاہور-مارکیٹ کمیٹیوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*5779: محترمہ سیمل کامران: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور شہر میں مارکیٹ کمیٹیوں کے چیئر مین مقرر کئے گئے ہیں اور کیا ان کا تقرر سیاسی بنیادوں پر کیا جاتا ہے؟

(ب) مارکیٹ کمیٹیوں کے چیئر مین کی تقرری کے لئے کیا شرائط ہیں؟

(ج) لاہور شہر میں کتنی مارکیٹ کمیٹیاں ہیں ان کے عہدے داران کا تقرر کون کرتا ہے نیز ان کو کیا سہولیات اور مراعات مہیا کی جاتی ہیں؟

(تاریخ وصولی 5 فروری 2010 تاریخ ترسیل 12 مئی 2010)

جواب

وزیر زراعت

(الف) اس وقت لاہور شہر میں مارکیٹ کمیٹیوں کے چیئرمینوں کی بجائے پنجاب زرعی پیداوار مارکیٹس آرڈیننس 1978 کی دفعہ 33 کے تحت سول ایڈمنسٹریٹرز تعینات کیے گئے ہیں۔ ان کی تعیناتی صرف بطور عارضی انتظام ہے جبکہ حکومت پنجاب بلدیاتی انتخابات کے بعد ضلع کونسل کی موجودگی میں ضابطے کے مطابق مارکیٹ کمیٹیوں میں ممبران کی تعیناتی کے ساتھ ساتھ چیئرمین کا انتخاب عمل میں لائے گی۔

(ب) پنجاب زرعی پیداوار مارکیٹس آرڈیننس 1978 و جنرل رولز 1979 کی دفعہ 12 و قاعدہ 12 کے تحت ہر مارکیٹ کمیٹی اپنے ارکان میں سے کسی ایک کا انتخاب بطور چیرمین کر سکتی ہے تاہم شرط یہ ہے اگر کوئی رکن کاشتکار نہیں ہے اور تعلیم میٹرک نہ ہے تو وہ چیئرمین کے انتخاب کا اہل نہیں ہوگا۔

(ج) لاہور شہر میں چار مارکیٹ کمیٹیاں ہیں۔ پنجاب زرعی پیداوار مارکیٹس (جنرل) رولز 1979 کے قاعدہ 9(2) کے تحت سیکرٹری زراعت حکومت پنجاب بذریعہ نوٹیفیکیشن مارکیٹ کمیٹیوں کی تشکیل کے لئے تاریخ مقرر کرتے ہیں۔ اگر اس تاریخ کے وقت ضلع کونسل موجود ہو تو ضلع ناظم ہر مارکیٹ کمیٹی کے طے شدہ ممبران کی تعداد کے مطابق اپنی سفارشات کے ساتھ ہر اسامی کیلئے 2 افراد کا پینل ضلع کونسل کے سامنے پیش کرتا ہے۔ ضلع کونسل اس پینل میں سے ایک ایک نام مارکیٹ کمیٹی کی ہر نشت کے لئے منتخب کرتی ہے۔ تاہم ضلع کونسل ضلع ناظم کی سفارشات کو کلی یا جزوی طور پر قبول کرنے کا اختیار رکھتی ہے۔ اگر حکومت کی طرف سے مقرر شدہ تاریخ کے وقت ضلع کونسل موجود نہ ہو تو درج بالا طریقہ کار کے مطابق متعلقہ ضلعی رابطہ آفیسر ممبران کے ناموں کے پینل کی سفارشات حکومت کو ارسال کرتا ہے۔ اور حکومت اس پینل سے ممبران کے نام منتخب کر کے نوٹیفائی کرتی ہے۔

مراعات / سہولیات (سفری / ڈیلی الاؤنس) کے حوالے سے قاعدہ 58 میں ممبران مارکیٹ کمیٹی کا استحقاق گریڈ 16 کے سرکاری ملازم کے مطابق ہے۔ جبکہ چیئرمین اور وائس چیئرمین مارکیٹ کمیٹی (Class A&B) کا استحقاق گریڈ 18 کے سرکاری ملازم کے مطابق ہے اور چیرمین اور وائس چیئرمین مارکیٹ کمیٹی (Class C) استحقاق گریڈ 17 کے سرکاری ملازم کے مطابق ہے تاہم

چیئرمین مارکیٹ کمیٹی کو 250 روپے ماہانہ اعزازیہ (Honorarium) بھی ملتا ہے اور مارکیٹ کمیٹی کے پاس اگر گاڑی ہو تو چیئرمین کو دفتری امور کی انجام دہی کے لئے گاڑی کی سہولت بھی مہیا ہوتی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 10 اکتوبر 2010)

فیصل آباد-کاٹن کی ورائٹی دریافت کرنے کی تفصیلات

*5826: رانا محمد افضل خاں: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ فیصل آباد نے قائم کئے جانے سے آج تک کاٹن کی کتنی ورائٹی دریافت کرنے کے بعد کامیابی سے متعارف کروائی ہیں؟

(ب) ان ورائیٹیز کو جن سائنسدانوں نے دریافت کیا ان کے نام کیا ہیں اور کس سال میں دریافت کیا گیا؟

(ج) پاکستان میں کامیاب کاٹن ورائٹی کی فی ایکڑ پیداوار کتنی ہے ہر ورائٹی کے بارے میں بتایا جائے؟

(تاریخ وصولی 06 فروری 2010 تاریخ ترسیل 3 مئی 2010)

جواب

وزیر زراعت

(الف) ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ فیصل آباد نے 1962 سے آج تک کپاس کی 37 اقسام کامیابی سے متعارف کروائی ہیں۔

(ب) ان اقسام کے نام اور دریافت کردہ سائنسدانوں کے نام مع سال گوشوارہ نمبر (اے) میں درج ہیں۔

(ج) پاکستان میں گزشتہ سال کپاس کی فی ایکڑ اوسط پیداوار 21 من جبکہ زیادہ سے زیادہ 40 من فی ایکڑ رہی۔ ان میں منظور شدہ قسم MNH-786 اور FH-113 شامل ہیں۔ دیگر ورائٹیز کی PCRT (Provincial Cotton Research Trials) اور NCVT (National Coordinated Varietals Trials) کے مطابق پیداوار اس طرح سے ہے۔

Provincial Cotton Research Trials		National Coordinated Varietals Trials	
Varieties	Yield (m/ac)	Varieties	Yield (m/ac)
MNH-886	32.0	BH-172	28.0

BH-172	29.6	MNH-814	26.2
FH-113	29.6	RH-620	23.0
MNH-814	28.4	SLH-317	20.7
SLH-317	26.0	FH-941	17.3
VH-280	25.7	FH-942	17.2
FH-941	24.5	CRSM-2007	14.8
RH-625(Bt)	24.0	VH-289	13.4
VH-289	22.3	CIM-496	10.4
CIM-496	22.3		

(تاریخ وصولی جواب 3 دسمبر 2010)

فیصل آباد-ہارٹیکلچر ریسرچ اسٹیشن فار فلوریکلچر اینڈ لینڈ سکیپنگ کی تفصیلات

*5828: رانا محمد افضل خاں: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) ہارٹیکلچر ریسرچ اسٹیشن فار فلوریکلچر اینڈ لینڈ سکیپنگ فیصل آباد کس جگہ پر ہے ؟

(ب) اس ادارے کی گذشتہ 5 سال کی کیا کارکردگی رہی ہے اور اس کو 10-2009 میں کتنا بجٹ فراہم کیا گیا؟

(تاریخ وصولی 06 فروری 2010 تاریخ ترسیل 3 مئی 2010)

جواب

وزیر زراعت

(الف) ہارٹی کلچر ریسرچ سب اسٹیشن فلوریکلچر اینڈ لینڈ سکیپنگ ایوب ایگریکلچر ریسرچ انسٹیٹیوٹ جھنگ روڈ فیصل آباد میں واقع ہے۔

(ب) پچھلے پانچ سال کے عرصہ کے دوران اس اسٹیشن کی کارکردگی اس طرح سے ہے۔

- مختلف غیر ملکی پودے جیسے یوکا (Yucca)، کٹ فریزیا (Cut Freesia)، روزا سیٹی فولیا (Rosa Cetifolia)، گل گلائل (Gladiolus) اور رینکولس (Rananculus) وغیرہ پر مقامی ماحول کے لئے مختلف کامیاب تجربات کئے گئے۔
- ضروری تیل کشید کرنے کے لئے مختلف پودے جیسے سم بوپوگن (Cymbopogon)، پودینہ (Mint)، روزمیری (Rosemary)، روزا سیٹی فولیا (Rosa Cetifolia)، نیازبو اور سفیدہ پر تجربات کر کے بہتر نتائج حاصل کئے گئے۔

- ❖ 13 فلاور شوز / مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن حاصل کی۔
- ❖ 12 مضامین مختلف رسالہ جات اور اخبارات میں انگلش اور اردو میں شائع ہوئے۔
- ❖ مختلف عنوانات پر 16 تقاریر ریڈیو اور ٹی وی پر ریکارڈ کروائی گئیں۔
- ❖ پانچ سالوں کے عرصہ میں زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کے 23 طلباء کو انٹرن شپ سکیم کے تحت عملی تربیت کروائی گئی۔
- ❖ مذکورہ ادارے کو مالی سال 10-2009 میں 54 لاکھ 28 ہزار روپے کا بجٹ فراہم کیا گیا۔

(تاریخ وصولی جواب 3 دسمبر 2010)

رائس ریسرچ انسٹیٹیوٹ کالا شاہ کاکو کے رقبہ، سٹاف اور کارکردگی کی تفصیل

*6077: محترمہ نسیم لودھی: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) رائس ریسرچ انسٹیٹیوٹ کالا شاہ کاکو شیخوپورہ کا کل کتنا رقبہ ہے نیز کتنے رقبے پر عمارت بنی ہوئی ہے اور کتنا رقبہ زرعی مقاصد کے طور پر استعمال ہوتا ہے؟

(ب) متذکرہ انسٹیٹیوٹ میں کل کتنا سٹاف کام کرتا ہے؟

(ج) متذکرہ انسٹیٹیوٹ نے سال 2000 تا 2005 میں چاول کے کتنے نئے بیج مارکیٹ میں متعارف کروائے؟

(تاریخ وصولی 25 فروری 2010 تاریخ ترسیل 2 جون 2010)

جواب

وزیر زراعت

(الف) رائس ریسرچ انسٹیٹیوٹ، کالا شاہ کاکو 560 ایکڑ اور 5 کنال پر مشتمل ہے۔

عمارات، شاہرات کا رقبہ: 68 ایکڑ

زرعی مقاصد کے لئے زیر استعمال رقبہ : 492 ایکڑ 5 کنال

(ب) رائس ریسرچ انسٹیٹیوٹ کالا شاہ کاکو میں کل پوسٹوں کی تعداد 115 ہے جس میں 80 افراد کام کر رہے ہیں باقی 35 پوسٹیں خالی ہیں۔

(ج) رائس ریسرچ انسٹیٹیوٹ کالا شاہ کاکو نے 2000 تا 2005 میں چاول کی ایک نئی قسم باسمتی 2000 مارکیٹ میں متعارف کروائی۔

(تاریخ وصولی جواب 3 دسمبر 2010)

لاہور مقصود احمد ملک

5-دسمبر 2010 سیکرٹری

نشان زدہ سوالات و جوابات بروز منگل 7 دسمبر 2010، نام اراکین اسمبلی اور سوالات کے نمبرز

نمبر شمار	نام رکن اسمبلی	سوالات نمبر
-1	میاں شفیع محمد	2363،1634
-2	جناب محمد اعجاز شفیع	1635
-3	جناب وسیم قادر	1672
-4	چودھری جاوید احمد ایڈووکیٹ	2244
-5	محترمہ ثمینہ خاور حیات	2544
-6	محترمہ نگہت ناصر شیخ	3272،2659
-7	سردار خالد سلیم بھٹی	5135،3544
-8	چودھری محمد اسد اللہ	3657،3656
-9	جناب طاہر اقبال چودھری	3699
-10	جناب محمد نوید انجم	4017
-11	جناب محمد شفیق خان	4275
-12	محترمہ زوبیہ رباب ملک	5152،4309
-13	رانا بابر حسین	4395،4394
-14	انجنیئر قمر الاسلام راجہ	5001،4607
-15	الحاج محمد الیاس چنیوٹی	4633
-16	جناب محمد یار ہراج	4652
-17	محترمہ نسیم لودھی	6077،4678
-18	چودھری ظہیر الدین خاں	4914
-19	خواجہ محمد اسلام	5085
-20	محترمہ راحیلہ خادم حسین	5182
-21	میاں نصیر احمد	5266
-22	محترمہ مائزہ حمید	5458
-23	محترمہ سیمل کامران	5779،5544
-24	رانا محمد افضل خاں	5828،5826